

(16) QURAN AND CONTEMPORARY KNOWLEDGE ON VIRTUE AND VICE IN LIFE

زندگی میں نیکی اور بدی کے حوالے سے قرآن اور عصری علم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(1). INTRODUCTION: تعارف:

Our previous posts from serial one to fifteen are available on our free website www.Elmdeen.com which was launched five months ago. Till today, there are 18,000 visitors which are shown on the last page of website. Articles and texts on knowledge of DEEN based on QURAN are being added day to day. Here we will study "16 Quran and Contemporary knowledge on Virtue and Vice in Life." "Our nature and quality of deeds mostly depend on our intention and level of knowledge."

سلسلہ وار پہلی سے پندرہویں قسط تک کی ہماری گزشتہ تحریریں ہماری اس مفت ویب سائٹ پر دستیاب ہیں جسے پانچ ماہ قبل لانچ کیا گیا تھا۔ اب تک یہاں 18,000 وزیٹرز (ملاحظہ کرنے والے) آچکے ہیں، جن کی تعداد ویب سائٹ کے آخری صفحے پر دیکھی جا سکتی ہے۔ یہاں قرآن پر مبنی دینی معلومات پر مشتمل مضامین اور تحریریں روزانہ کی بنیاد پر شامل کی جا رہی ہیں۔ اس نشست میں ہم "16- زندگی میں نیکی اور بدی کے حوالے سے قرآن اور عصری علوم" کا مطالعہ کریں گے

ماری نوعیت اور اعمال کا معیار زیادہ تر ہماری نیت اور علم کی سطح پر منحصر ہے۔ [www.Elmdeen.com]

In Islamic philosophy, faith and knowledge are interdependent, mutually reinforcing variables, rather than one being entirely dependent on the other. The traditional scholastic view, famously articulated by scholars like Al-Ghazali and Ibn Taymiyyah, is that faith requires a baseline of knowledge to exist, while knowledge requires faith to achieve its ultimate purpose.

Knowledge is the seed of Faith: You must first know that a Creator exists to believe in Him.

Faith is the container for Knowledge: Faith provides the moral framework and purpose that prevents knowledge from becoming destructive.

/ اسلامی فلسفے میں ایمان اور علم باہمی طور پر منحصر اور ایک دوسرے کو تقویت دینے والے عناصر ہیں، نہ کہ ان میں سے کوئی ایک مکمل طور پر دوسرے کا محتاج ہو۔ روایتی علمی و فکری نقطہ نظر—جسے امام غزالی اور ابن تیمیہ جیسے علماء نے نمایاں طور پر بیان کیا ہے—یہ ہے کہ ایمان کے وجود کے لیے علم کی ایک بنیادی سطح درکار ہوتی ہے، جبکہ علم کو اپنے حتمی مقصد کے حصول کے لیے ایمان کی ضرورت ہوتی ہے۔

علم ایمان کا بیج ہے: کسی خالق پر ایمان لانے کے لیے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ خالق موجود ہے۔ ایمان علم کا ظرف (یا پناہ گاہ) ہے: ایمان وہ اخلاقی ڈھانچہ اور مقصد فراہم کرتا ہے جو علم کو تباہ کن بننے سے روکتا ہے

The Quran defines faith(belief) as a holistic combination of deep internal conviction, verbal affirmation, and righteous actions that stem from the heart. ایمان کے لیے علم کی ایک بنیادی سطح درکار ہوتی ہے، جبکہ علم کو اپنے حتمی مقصد کے حصول کے لیے ایمان کی ضرورت ہوتی ہے۔

قرآن کریم ایمان کی تعریف گہرے باطنی یقین، زبانی اقرار اور دل سے پھوٹنے والے نیک اعمال کے ایک جامع امتزاج کے طور پر کرتا ہے۔

DEFINITION OF BELIEF AND MOMIN:

Huzurat-49:15. "The believers are only the ones who have believed in Allah and His Messenger and then doubt not but strive with their wealth and their lives in the cause of Allah. It is those who are the truthful." [Sahh International]

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ (15) (are) the truthful [they] Those (of) Allah (the) way in and their lives with their wealth but strive doubt (do) not then and His Messenger in Allah believe (are) those who the believers Only

مومن وہی ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر دل سے یقین کریں پھر شک نہ کریں اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں۔ یہی سچے اور راست گو ہیں

Explanation by Ibn Kathir: but strive for the cause of Allah with their wealth and their lives, meaning, they gladly gave away their life and the most precious of their wealth in obedience to Allah as a means of seeking His pleasure.

ابن کثیر کی وضاحت: بلکہ وہ اپنے مال اور اپنی جانوں کے ذریعے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں؛ یعنی انہوں نے اللہ کی اطاعت اور اس کی رضا کے حصول کی خاطر خوشی خوشی اپنی جانیں اور اپنا بیش قیمت مال دے دیا

Knowledge (Alaqa-1-5) and righteousness (Baqra-2:177) are mainly the two virtues which are everlasting, are sent forth and are left behind during life and after life. Similarly, ignorance, greed, pride, misunderstanding and sins are vices that are sent forth and are left behind. [Note: Not education but knowledge is mentioned here. Education is the lowest stage of Knowledge.]

علم (علق-1-5) اور راستبازی (بقرہ-177:2) بنیادی طور پر وہ دو خوبیاں ہیں جو ابدی ہیں، آگے بھیجی جاتی ہیں اور زندگی کے دوران اور زندگی کے بعد پیچھے رہ جاتی ہیں۔ اسی طرح جہالت، غلط فہمی اور گناہ وہ برائیاں ہیں جو آگے بھیجی جاتی ہیں اور پیچھے رہ جاتی ہیں۔ [نوٹ: یہاں تعلیم نہیں بلکہ علم کا ذکر ہے۔ تعلیم علم کی نچلی ترین منزل ہے۔]

(2): BACKGROUND: پس منظر:

CREATION OF UNIVERSE: کائنات کی تخلیق

The Qur'an speaks extensively about the creation of the universe (السموات والأرض) to show Allah's power, wisdom, and purpose.

The purpose of creation centers on (i) Allah's Governance of His Universe, حکومت اللہ کی اپنی کائنات پر

(ii) worshipping Allah, (iii) knowing Allah and attaining His pleasure (iii) testing deeds and leaving legacy and (iv) establishing accountability of reward and punishment (jaza and Saza -- جزا اور سزا)

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی قدرت، حکمت اور مقصد تخلیق کو ظاہر کرنے کے لیے کائنات (آسمانوں اور زمین) کی تخلیق کے بارے میں تفصیل سے گفتگو کرتا ہے۔ تخلیق کا مقصد اللہ تعالیٰ کی جانب سے اپنی کائنات کے انتظام و انصرام، اُس کی عبادت، اُس کی معرفت اور اُس کی رضا کے حصول کے گرد گھومتا ہے؛ نیز اس میں اعمال کی آزمائش، ایک ورثہ چھوڑنا اور جزا و سزا کے نظام کا قیام بھی شامل ہے

Baqra-2:117. “He is the Originator of the heavens and the earth! When He decrees a matter, He simply tells it, “Be!” And it is!”

يَدْبِغُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿١١٧﴾
(117) and it becomes Be to it He says [so] only a matter He decrees And when and the earth (of) the heavens (The) Originator

وہ زمین و آسمان کا ابتداء پیدا کرنے والا ہے وہ جس کام کو کرنا چاہے کہہ دیتا ہے کہ ہوجا رہا ہے۔ [۱۱۷]

Maeda-5:15-16. “There certainly has come to you from Allah a light and a clear Book (Quran), through which Allah guides those who seek His pleasure to the ways of peace, brings them out of darkness and into light by His Will, and guides them to the Straight Path.” Khattab.

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ﴿١٥﴾ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ
(of) the peace (to the) ways His pleasure seek (those) who Allah with it Guides (15) clear and a Book a light Allah from has come to you Surely
وَيُخْرِجُهُم مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿١٦﴾
(16) (the) straight (the) way to and guides them by His permission the light to the darknesses from and brings them out

تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور احکام کا کتاب آچلا ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ انہیں جو رضائے رب کے درپے ہوں مسابقت کی راہیں بتاتا ہے اور اپنی توفیق سے انہیں مردوں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور اراست کی طرف ان کی رہبری کرتا ہے

Hashr-59:24. “He is Allāh, the Creator,¹ the Producer,² the Fashioner,³ to Him belong the best names.⁴ Whatever is in the heavens and earth is exalting Him. And He is the Exalted in Might, the Wise.⁵ — Saheeh International. [Footnote – 3. i.e., He who gives every creation its particular form].

هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٤﴾
(24) the All-Wise (is) the All-Mighty And He the earth the heavens (is) in whatever Him Glorifies the beautiful (are) the names For Him the Fashioner the Inventor the Creator (is) Allah He

وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا بنانے والا صورت دیکھنے والا اسی کے لئے ہیں نہایت اچھے اچھے نام ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو خواہ زمین میں ہو اس کی یا کی بیان کرتی ہے اور وہی مقاب ہے حکمت والا



NATURE- GOD'S BEAUTY

Qaf-50:7-8. “And the earth - We spread it out and cast therein firmly set mountains and made grow therein [something] of every beautiful kind. Giving insight and a reminder(admonition) for every servant who turns to Allāh.” — Saheeh International

وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ﴿٧﴾ تَبَصَّرَ وَلَذِكْرِ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ﴿٨﴾
(8) who turns slave for every and a reminder Giving insight (7) beautiful kind every of therein And We made to grow firmly set mountains therein and cast We have spread it out And the earth

اور زمین کو ہم نے بچھا دیا ہے اور اس

میں ہم نے پہاڑ ڈال دیے ہیں اور اس میں ہم نے قسم قسم کی خوشنما چیزیں لگادی ہیں تاکہ ہر رجوع کرنے والے بندے کے لئے عیبائی اور دلائل کا ذریعہ ہو

تم بنی نوع انسان کے لیے بہترین امت ہو

YOU ARE BEST UMMA FOR MANKIND: تم بنی نوع انسان کے لیے بہترین امت ہو Imran-3:110. “You are the best nation (people) produced [as an example] for mankind. You enjoin what is right and forbid what is wrong and believe in Allāh. If only the People of the Scripture had believed, it would have been better for them. Among them are believers, but most of them are defiantly disobedient.” — Saheeh International

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَذُكِّرُوا بِاللَّهِ ﴿١١٠﴾
in Allah and believing the wrong [from] and forbidding the right enjoining for the mankind raised people (of) best (the) You are
وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ مِنْهُمْ وَكَانَ الْيُفْسُقُونَ أَلْفُسُقُونَ ﴿١١٠﴾
(110) defiantly (are) but most of them [the] (are) believers Among them for them good surely would have the Book (of) People (the) believed And if been

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے عیب دہائی کی گئی ہے۔ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو اگر اہل کتاب بھی ایمان

لاتے تو ان کے لئے بہتر تھا ان میں ایمان والے بھی ہیں لیکن اکثر تو فاسق ہیں

WHAT ARE WRONG (EVIL) DEEDS: نہی عن المنکر

Amr bil Ma'roof wa Nahi 'anil Munkar would mean to enjoin (instruct or urge) what is good and approved and forbid what is evil and disapproved (prohibited by Quran). امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا مطلب ہے اچھی اور

منظور شدہ چیزوں کا حکم دینا اور برائی اور ناپسندیدہ چیزوں سے منع کرنا (قرآن کے ذریعہ ممنوع)۔

اللہ اور رسول کی اطاعت ہمارا فرض ہے۔ Our duty is to obey Allah and Rasool.

اللہ ہمیں حکم دیتا ہے: Allah commands us:

قرآن عمل اور اطاعت کے لیے ہے: QURAN IS TO ACT AND OBEY:

Nisa-4:59. "O you who have believed, obey Allāh and obey the Messenger and those in authority among you. And if you disagree over anything, refer it to Allāh and the Messenger, if you should believe in Allāh and the Last Day.

That is the best [way] and best in result." — Saheeh International.

تَأْتِيهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (59)

in you disagree Then if among you (having) authority and those the Messenger and obey Allah Obey believe(d) who O you
determination (for final) and more suitable (is) best That [the] Last and the Day in Allah believe you if and the Messenger Allah to refer it anything

اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور تم میں سے اختیار والوں کی پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے رجوع کرو اللہ کی طرف اور

رسول کی طرف اگر تمہیں اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے

نافرمانی کی دنیاوی سزا PUNISHMENT IN LIFE FOR DISOBEDIENCE: سزا

As-Sajdah- 32:21-22. "And indeed We will make them taste of the Penalty of this (life) prior to the supreme Penalty, in order that they may (repent and) return. And who does more wrong than one to whom are recited the Signs of his Lord, and who then turns away therefrom? Verily from those who transgress (wicked)s We shall exact (due)

Retribution (punishment)." — A. Yusuf Ali

وَلَنَذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (21)

And surely, We will let them taste of the punishment the nearer the punishment before the greater the punishment so that they may return

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْقِمُونَ (22)

(is) more unjust And who is reminded than (he) who of (the) Verses of (his) Lord then he turns away from them Indeed, We from the criminals (will) take retribution

بالبین ہم انہیں قریب کے چھوٹے سے بعض عذاب اس بڑے عذاب سے پہلے اس کے سوا بھی چکھائیں گے تاکہ وہ لوٹ آئیں اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے

جسے اللہ کی آیتوں سے وعظ کیا گیا۔ پھر بھی اس نے ان سے منہ پھیر لیا البین مانو کہ ہم بھی گنہگاروں سے انتقام لینے والے ہیں

Keeping in mind the above Quran commands, we will study "Virtue and Vice in Life."

قرآن کے مذکورہ بالا احکامات کو پیش نظر رکھتے ہوئے، ہم "زندگی میں نیکی اور بدی" کا مطالعہ کریں گے۔

(3): DUALITY IN CREATION: تخلیق میں دوہری فطرت

Why does everything exist in pairs in Universe?

Many things in the universe exist in pairs, such as matter and antimatter, positive and negative electrical charges, and north and south magnetic poles, virtue and vice etc. This happens because the laws of physics rely on symmetry and balance. When forces or properties have an opposite type, it keeps total values (like energy or charge) stable balanced and neutral.

Throughout creation, existence is defined by pairs, opposing forces, and structural dualities that balance the universe. This dual nature is found in theology, physics, biology, and philosophy. دوہری نوعیت کا تصور انسانی نفسیات کے دائرہ کار سے کہیں آگے تک پھیلا ہوا ہے۔ پوری کائنات میں، وجود کا تعین جوڑوں، متضاد قوتوں اور ساختی دونیوں کے ذریعے ہوتا ہے جو کائنات میں توازن برقرار رکھتی ہیں۔ یہ دوہری نوعیت الہیات، طبیعیات، حیاتیات اور فلسفے سبھی میں پائی جاتی ہے

The Quranic Concept of Pairs (Zawjain): جوڑوں (زوجین) کا قرآنی تصور

The Quran explicitly states that duality is a fundamental law of creation, built into everything outside of God (who is uniquely one, or Ahad). آن کریم واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ دونی (یا جوڑا بن) تخلیق کا ایک بنیادی قانون ہے، جو خدا (جو اپنی ذات میں منفرد اور یکتا یعنی 'احد' ہے) کے سوا ہر چیز میں موجود ہے

Adh-Zariyat-51:49. "And We created pairs of all things¹ so perhaps you would be mindful." — Dr. Mustafa Khattab, Footnote – 1: For example, male and female, sweet and bitter, day and night, plains and mountains, heat and cold, light and darkness, virtue and vice, Halal and Haram etc.

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (49)

And of every thing We have created pairs so that you may remember

اور ہر چیز کو ہم نے جوڑ جوڑ پیدا کیا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو O پس تم اللہ کی طرف دوڑ جاؤ (یعنی رجوع) کرو یقیناً میں تمہیں اس کی طرف سے صاف صاف تہذیب کرنے والا ہوں

Yasin-36:36. "Glory be to the One Who created all 'things in' pairs—'be it' what the earth produces, their genders, or what they do not know!" — Dr. Mustafa Khattab.

مُبَاحٌ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَمِمَّا تُنبِثُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ (36)
(36) they know not and of what themselves and of the earth grows of what all (in) pairs created (to) the One Who Glory be

وہ پاک ذات ہے جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کئے خواہ وہ زمین کی اگائی ہوئی چیزیں ہوں خواہ خود ان کے نفوس ہوں خواہ وہ چیزیں ہوں جنہیں یہ جانتے بھی نہیں ○

Ma'idah 5:100. "Say, 'Not equal are the bad (evil) and the good, even if the abundance of the bad (evil) amuses you.' So fear Allah, O people of understanding, that you may be successful." Saheeh International.

قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (100)
(100) (be) successful so that you may (of) understanding O men Allah So fear (of) the evil abundance impresses you even if and the good the evil (are) equal Not Say

کہہ دے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں ہوتے گونا پاک کی کثرت تعجب میں ڈال دے۔ اے عظمیٰو! اللہ سے ڈرتے رہا کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ ○

The Best People Enjoin Good: بہترین لوگ نیکی کا حکم دیتے ہیں

Imran-3:110. "You are the best community brought forth for mankind: you enjoin what is right, forbid what is wrong, and believe in Allah."

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے ہی پیدا کی گئی ہے تم ایک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو اگر اہل کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لئے بہتر تھا ان میں ایمان والے بھی ہیں لیکن اکثر فاسق ہیں ○

SCIENTIFIC MEANING OF DUALITY IN CREATION: تخلیق میں دونیت کا سائنسی مفہوم

In science, **duality in creation** refers to the fundamental principle that the universe's building blocks possess two contrasting, seemingly incompatible natures that coexist to create reality. Rather than being a philosophical concept, this is a mathematically proven framework in modern physics.

Necessity of Duality is to maintain balance in Universe System: کائناتی نظام میں توازن برقرار رکھنے کے لئے دونیت ناگزیر ہے

In physics, every fundamental conservation law (like the conservation of energy or charge) is strictly caused by a deeper mathematical symmetry in nature.

- **Action and Reaction:** To create a positive electric charge, the universe must structurally allow for a negative electric charge.
- **The Cause:** Duality exists because the equations governing the universe must remain perfectly balanced. If nature did not create opposites, conservation laws would be violated, and the universe would collapse.
- سبب: دونی () کا وجود اس لیے ہے کیونکہ کائنات کو چلانے والی مساواتوں کا مکمل توازن برقرار رہنا ضروری ہے۔ اگر فطرت متضاد پہلو تخلیق نہ کرتی تو قوانین بقا کی خلاف ورزی ہوتی اور کائنات درہم برہم ہو کر رہ جاتی

Scholars note that this cosmic duality serves as proof of the Creator's oneness. Everything created is dependent on its opposite to exist or be understood (light/dark, male/female, positive/negative, virtue/vice etc.), **whereas the Creator has no opposite and no equal.** (Surah Al-Ikhlās 112:1-4).

Physics: Wave-Particle Duality and Matter: طبیعیات: موجی و ذراتی دونیت اور مادہ

Modern physics revealed that the subatomic building blocks of our universe do not have a single, rigid identity.

They possess a literal dual nature. (e.g., **electrons and positrons**). Action-Reaction (Newton's laws of motion).

Positive and negative electric charges: Atoms contain electrically charged particles. Positive and negative charges interact in systematic ways to maintain balance:

- Like charges repel. Unlike charges attract.

This interaction is fundamental to atoms, molecules, electricity, chemistry, and much of modern technology.

Biology: The Dual Systems of Life: حیاتیات: زندگی کے دوہرے نظام

Nature relies on binary, dualistic mechanisms to function, regenerate, and maintain balance.

Sexual Dimorphism: To adapt, evolve, and survive, the vast majority of flora and fauna are divided into **male and female** pairs, combining distinct biological roles to create new life.

The Nervous System: The human autonomic nervous system operates on a strict duality: the **Sympathetic** system (which drives the "fight or flight" stress response) and the **Parasympathetic** system (which drives "rest and digest" recovery).

Explain and compare: Rum-30:30- the fiṭrah¹ of Allāh upon which He has created [all] people and Zariyat-51:49-creation in pairs of all things.

These two verses speak about two different dimensions of Allah's creation: *the inner constitution of human beings (fitrah) and the complementary/paired structure found throughout creation. They are related, but they should not be treated as the same concept.* یہ دو آیات اللہ کی تخلیق کے دو مختلف پہلوؤں کے بارے میں ہیں: انسان کی باطنی ساخت (فطرت) اور پوری کائنات میں پائی جانے والی تکمیلی یا جوڑے والی ساخت۔ ان دونوں کا آپس میں تعلق تو ہے، لیکن انہیں ایک ہی تصور نہیں سمجھا جانا چاہیے

Rum-30:30 commands: So, **set you your face towards the religion as a Hanif.** Allah's Fitrah with which He has created mankind. In Arabic, **Hanif (حنیف) means a true believer, monotheist, or a righteous, upright person who turns away from falsehood and polytheism to lean toward the straight path of truth.**

Fitrah (فطرۃ) refers to the original disposition or constitution upon which Allah created human beings. It points especially to humanity's natural capacity and inclination toward:

recognizing its Creator, accepting truth, distinguishing moral good from evil, seeking meaning and purpose, responding to guidance.

The verse immediately connects fitrah with dīn (religion). Thus, Islam presents authentic submission to Allah not as something alien imposed upon human nature, but as being in harmony with the original human disposition.

Therefore:

Fitrah → look inward.

Creation → look outward.

Revelation → look toward Allah's guidance.

فطرت ← اپنے اندر کی طرف دیکھنا.

تخلیق ← باہر کی طرف دیکھنا.

وحی ← اللہ کی رہنمائی کی طرف دیکھنا

And all three ultimately point toward the same reality: Know and worship Allah.

In one sentence: Rūm 30:30 describes the divine pattern placed *within human nature*; Dhāriyāt 51:49 describes a divine pattern displayed *within creation*—and both are intended to lead the human being back to Allah.

(4): WHY VIRTUE AND VICE IN LIFE: زندگی میں نیکی اور بدی کیوں؟

Result of our Deed: ہمارے عمل کا نتیجہ:

What is Good? اچھا کیا ہے؟

The dictionary meaning of good is: **having admirable, pleasing, superior, or positive qualities; not negative, bad or mediocre · morally excellent or admirable; virtuous; righteous.** لفظ 'گُڈ' () کے لغوی معنی ہیں: قابل تعریف، خوشگوار، اعلیٰ یا مثبت. خصوصیات کا حامل، منفی، برا یا اوسط درجے کا نہ ہونا؛ نیز اخلاقی اعتبار سے بہترین یا قابل تعریف، نیک اور راست باز ہونا

What is Trait? خصوصیت کیا ہے؟

The dictionary meaning of trait is: A trait is a particular characteristic, quality, or tendency that someone or something has. Many of our personality traits are developed during those early months. Creativity is a human trait. لفظ 'ٹریٹ' () کا لغوی مفہوم یہ ہے: یہ کسی فرد یا شے کی کوئی مخصوص خصوصیت، صفت یا رجحان ہوتا ہے۔ ہماری شخصیت کی بہت سی خصوصیات زندگی کے ابتدائی مہینوں ہی میں پروان چڑھتی ہیں۔ تخلیقی صلاحیت ایک انسانی خصوصیت ہے

What is Virtue? فضیلت کیا ہے؟

The dictionary meaning of virtue is: **morally good behavior or character. Patience is a virtue.**

A **virtue** is a positive disposition, **character trait**, or habit that aligns with high moral standards and drives a person to do what is ethically right. It represents human excellence and the active pursuit of goodness. In other words, a **virtue** is a good and desirable quality of character that helps a person act rightly and contributes to personal and social well-being.

لفظ کی رو سے 'فضیلت' () کا مطلب ہے: اخلاقی طور پر عمدہ رویہ یا کردار۔ صبر ایک فضیلت ہے۔ فضیلت ایک ایسی مثبت ذہنی کیفیت، کردار کی خوبی یا عادت ہے جو اعلیٰ اخلاقی معیارات سے ہم آہنگ ہو اور انسان کو اخلاقی طور پر درست کام کرنے کی ترغیب دے۔ یہ انسانی کمال اور نیکی کے حصول کی فعال کوشش کی عکاسی کرتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں، فضیلت کردار کی ایک ایسی عمدہ اور قابل تحسین خوبی ہے جو انسان کو درست عمل کرنے میں مدد دیتی ہے اور انفرادی و سماجی بہبود میں معاون ثابت ہوتی ہے

Example: Courage: Facing fear, danger, or difficulty without flinching.

Integrity: Being honest and showing a consistent, uncompromising adherence to strong moral principles.

Compassion: Feeling deep sympathy and sorrow for another who is stricken by misfortune, accompanied by a strong desire to alleviate the suffering.

Humility: A modest view of one's own importance; freedom from pride or arrogance.

Justice: Treating people fairly, Giving equal opportunity without favoritism.

Patience: Controlling oneself during difficulty, Remaining calm during hardship.

Charity: Doing good to others.

What is a Vice? برائی کیا ہے؟

The dictionary meaning of vice is: **a moral fault or weakness in someone's character: Greed, pride, envy, and lust are considered to be vices.**

A **vice** is a **negative character trait**, moral defect, or destructive habit that degrades a person's character and causes harm to themselves or others. It represents a failure of self-control, reason, or empathy.

لغت کی رو سے 'وائس' () کا مطلب ہے: کسی کے کردار میں اخلاقی خامی یا کمزوری؛ لالچ، تکبر، حسد اور نفسانی خواہشات کو برائیاں سمجھا جاتا ہے۔ 'وائس' کردار کی ایک ایسی منفی خصوصیت، اخلاقی نقص یا تباہ کن عادت ہے جو انسان کے کردار کو گراؤ کا شکار بناتی ہے اور خود اس شخص یا دوسروں کو نقصان پہنچاتی ہے۔ یہ خود پر قابو پانے کی صلاحیت، عقل یا ہمدردی کے فقدان کی عکاسی کرتی ہے

Examples of Vices:

Envy: A feeling of discontented or resentful longing aroused by someone else's possessions, qualities, or luck.

Greed (Avarice): An intense and selfish desire for something, especially wealth, power, or food, far beyond what one actually needs.

Wrath (Anger): Extreme, uncontrolled anger that expresses itself through vengeance, hatred, or violent behavior.

Sloth: Habitual disinclination to exertion; laziness or apathy toward one's duties and responsibilities.

Dishonesty: Deliberately deceiving others.

Cruelty: Intentionally causing harm and atrocity.

Pride / arrogance: Excessive feeling of superiority, Looking down upon other people.

Lie: Lying for personal benefit.

A simple comparison: Virtue builds the individual and society; vice damages the individual and society.

In short:

- **Trait** = any relatively stable characteristic.
- **Virtue** = a morally good trait.
- **Vice** = a morally bad or harmful trait.

- خصوصیت = کوئی بھی نسبتاً مستقل وصف۔
- فضیلت = اخلاقی اعتبار سے اچھی خصوصیت۔
- برائی/عیب = اخلاقی اعتبار سے بری یا نقصان دہ خصوصیت

گناہ کیا ہے؟ What is Sin?

The dictionary meaning of sin is: the offence of *breaking of a religious or moral law*

لغت کی رو سے گناہ کا مفہوم یہ ہے: کسی مذہبی یا اخلاقی قانون کی خلاف ورزی کا ارتکاب۔

A sin is an act of disobedience or wrongdoing against Allah's commands, whether by doing what Allah prohibited or neglecting what He commanded. Haram refers to actions and items strictly forbidden by God, as engaging in them can lead to sin. گناہ اللہ کے احکامات کی نافرمانی یا غلط کام کا ارتکاب ہے، خواہ ایسا اللہ کی منع کردہ چیزوں کو کرنے سے ہو یا اس کے حکم کردہ کاموں کو ترک کرنے سے۔ 'حرام' سے مراد وہ افعال اور اشیاء ہیں جنہیں اللہ نے سختی سے ممنوع قرار دیا ہے، کیونکہ ان میں ملوث ہونا گناہ کا باعث بن سکتا ہے

For example:

- A person has the vice of **greed**.
- Because of greed, he **steals**.
- **Greed** = vice or inner character tendency.
- **Stealing** = sinful act.

Thus: *Vice is often the inner tendency; sin is the wrongful action that may result from it.*

The Qur'an uses several terms for **wrongdoing**, including:

- **إثم (ithm) — sin, sinful wrongdoing**
- **ذنب (dhanb) — sin, offense**
- **معصية (ma'siyah) — disobedience**
- **سینة (sayyi'ah) — evil/bad deed**
- **فاحشة (fahishah) — gross indecency/immorality**
- **ظلم (zulm) — wrongdoing/injustice**

شر کیا ہے؟ What is evil?

The dictionary meaning of evil is: (i) morally wrong or bad; wicked (ii). causing harm or injury; harmful (iii). marked or accompanied by misfortune; unlucky.

Evil is a broader concept than both vice and sin.

Evil is that which causes harm, corruption, injustice, suffering, or moral degradation. In simple terms, evil is the wrongful use of human freedom, power, desire, or ability in a way that harms oneself, other people, society, or creation. 'شر' (کا تصور 'برائی' اور 'گناہ' دونوں ہی سے زیادہ وسیع ہے۔

شر وہ ہے جو نقصان، بگاڑ، ناانصافی، اذیت یا اخلاقی گراؤ کا باعث بنتا ہے۔ سادہ الفاظ میں، شر انسانی آزادی، طاقت، خواہش یا صلاحیت کا ایسا غلط استعمال ہے جس سے خود اپنی ذات، دیگر لوگوں، معاشرے یا کائنات کو نقصان پہنچے

قرآنی نقطہ نظر سے شر: Evil in the Qur'anic perspective:

The Qur'an uses several words related to evil, including:

- Sharr (شر) — evil, harm, badness, greed, hatred, cruelty.
- Sū' (سوء) — evil or wrongdoing
- Fāhishah (فاحشه) — shameful or outrageous conduct
- Fasād (فساد) — corruption and disorder
- Zulm (ظلم) — wrongdoing, injustice, oppression
- Ithm (إثم) — sin
- Sayyi'ah (سيئة) — an evil deed/bad deed.

Therefore:

Vice is a bad character quality.

Sin is a morally or religiously wrong act or disobedience.

Evil is the broad category of moral wrongness, harm, and destruction.

'وائس' () کردار کی ایک بری خوبی ہے۔
'گناہ' () اخلاقی یا مذہبی اعتبار سے غلط فعل یا نافرمانی ہے۔
'شر' () اخلاقی برائی، نقصان اور تباہی کا ایک وسیع زمرہ ہے

Surah Al-Falaq (113:1-5): "Say, "I seek refuge in the Lord of daybreak. From the evil of that which He created. And from the evil of darkness when it settles. And from the evil of the blowers in knots¹. And from the evil of an envier when he envies." — Saheeh International

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (1) مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (2) وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ (3) وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ (4) وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ (5)
(3) it spreads when (of) darkness (the) evil And from (2) He created (of) what (the) evil From (1) (of) the dawn in (the) Lord I seek refuge Say
(5) he envies when (of) an envier (the) evil And from (4) the knots in (of) the blowers (the) evil And from

تو کہہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ○ ہر اس چیز کی برائی سے جسے اس نے پیدا کیا ہے ○ اور اندھیری رات کی برائی سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے ○
اور گرہ لگا کر ان میں پھونکنے والیوں کی برائی سے ○ اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرے ○

Ash-Shamsh-91:7-10. "And [by] the soul (self, nafs) and He who proportioned it¹. And inspired it [with discernment of] its wickedness and its righteousness; he has succeeded who purifies it. And he has failed who instills it [with corruption]." — Saheeh International

Footnote – 1. balanced and refined it, creating in it sound tendencies and consciousness.

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا (7) فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا (8) قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا (9) وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا (10)
(8) and its righteousness (7) proportioned it and (He) Who And (the) soul (9) purifies it who he succeeds Indeed (10) buries it who he fails And indeed

Translation by Ibn Kathir:

Allah swears by His Creation that the Person Who purifies Himself will be Successful and the Person Who corrupts Himself will fail:

قسم ہے نفس کی اور اسے درست بنانے کی ○ پھر قسم ہے اس کے دل میں بدی اور نیکی ڈالنے کی ○ جس نے اسے پاک کیا وہ کامیاب ہو ○ اور جس نے اسے خاک میں ملا دیا وہ ناکام ہو ○

Translation by Maudoodi:

اور نفس انسانی کی اور اس ذات کی قسم
جس نے اُسے صاف کیا پھر اس کی بدی اور اس کی پرہیزگاری اس پر الہام کر دئی، یقیناً مفلح
پا گیا وہ جس نے نفس کا تزکیہ کیا اور نامراد ہوا وہ جس نے اُس کو دبا دیا۔

تزکیہ کے معنی ہیں پاک کرنا، ابھارنا اور نشوونما دینا۔

ALHAAM: means Divine Inspiration: الحام

Forbidding Evil and Promoting Good: برائی سے روکنا اور نیکی کو فروغ دینا

YOU ARE THE BEST UMMA PRODUCED FOR MANKIND: تم بہترین امت ہو جو نوع انسانی کے لیے برپا کی گئی ہے:

Imran-3:110. "You are the best nation (people) produced [as an example] for mankind. You enjoin (encourage) what is right (all that Islam has ordained) and forbid what is wrong ((all that Islam has forbidden), and believe in Allāh. If only the People of the Scripture had believed, it would have been better for them. Among them are believers, but most of them are defiantly disobedient." — Saheeh International

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
 You are the best (the) people (of) raised for the mankind the right enjoining and forbidding in Allah and believing
 وَتَوَّعَدْنَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَكَنَّ خَيْرًا لَهُمْ مِنْهُمْ شَرًّا لَّهُمْ لَئِنْ لَمْ يَكُونُوا يَكْفُرُوا وَلَئِنْ كَانُوا يَكْفُرُوا
 (110) defiantly (are) but most of them disobedient [the] (are) believers Among them for them good surely would have been the Book (of) People (the) believed And if

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے ہی پیدا کی گئی ہے۔ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو اگر اہل کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لئے بہتر تھا ان میں ایمان والے بھی ہیں لیکن اکثر تو فاسق ہیں ○

فضیلت اور رذیلت کیوں؟ نیکی اور بدی کیوں؟ WHY VIRTUE AND VICE? WHY GOOD AND EVIL?

We have studied in above section that many things in the universe exist in pairs, such as matter and antimatter, positive and negative electrical charges, and north and south magnetic poles, virtue and vice etc. **This happens because the laws of physics rely on symmetry and balance. When forces or properties have an opposite type, it keeps total values (like energy or charge) stable and neutral.**

The existence of virtue and vice stems fundamentally from the creation of **free will (Human Will, Kahf-18:29)**, which allows humans to make genuine moral choices. Across major philosophical and theological traditions, God did not create vice as a standalone (complete unto itself) entity, but rather allowed the capacity for both paths of virtue and vice so that love, goodness, and spiritual growth could truly exist. **God created everything in dual nature and He granted Free Will (Kahf-18:29). This makes moral testing, growth, accountability, and justice meaningful.**

نیکی اور بدی کا وجود بنیادی طور پر 'اختیار عمل' () کی تخلیق سے عبارت ہے، جو انسانوں کو حقیقی اخلاقی انتخاب کرنے کے قابل بناتا ہے۔ مختلف اہم فلسفیانہ اور مذہبی روایات کے مطابق، خدا نے بدی کو کسی خود مختار یا مکمل وجود کے طور پر پیدا نہیں کیا، بلکہ نیکی اور بدی دونوں راستوں کی صلاحیت رکھی تاکہ محبت، نیکی اور روحانی ارتقاء کا حقیقی وجود ممکن ہو سکے۔ خدا نے ہر چیز کو دوبری فطرت کے ساتھ تخلیق کیا اور انسان کو اختیار عمل عطا کیا۔ یہی وہ امر ہے جو اخلاقی آزمائش، نشوونما، احتساب اور انصاف کو بامعنی بناتا ہے

Virtue and vice exist in life because they are the fundamental mechanisms through which humans navigate moral agency, develop character, and build societies. **They represent the duality of human choice—virtues are constructive habits that foster human flourishing, while vices are destructive patterns that lead to harm and regression.**

زندگی میں نیکی اور بدی کا وجود اس لیے ہے کہ یہ وہ بنیادی عوامل ہیں جن کے ذریعے انسان اپنے اخلاقی اختیار کو بروئے کار لاتا ہے، کردار سازی کرتا ہے اور معاشرے تشکیل دیتا ہے۔ یہ انسانی انتخاب کے دو رُخی پہلو کی عکاسی کرتے ہیں؛ نیکیاں ایسی تعمیری عادات ہیں جو انسانی فلاح و بہبود اور ارتقا کو فروغ دیتی ہیں، جبکہ برائیاں ایسے تباہ کن رویے ہیں جو نقصان اور تنزلی کا باعث بنتے ہیں۔

یہ آزمائے کے لیے کہ عمل کے اعتبار سے کون بہترین ہے: TO TEST WHO IS BEST IN DEED:

Mulk- 67:2. "He Who created Death and Life that He may try (test you) which of you is best in deed: and He is the Exalted in Might, Oft-Forgiving."

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ
 (2) the Oft-Forgiving (is) the All-Mighty And He (in) deed (is) best which of you that He may test and life death created The One Who you

بہت بابرکت ہے وہ اللہ جس کے ہاتھ بادشاہی ہے اور جو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ○ جس نے موت اور حیات کو اس لیے پیدا کیا کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے؟ جو غالب اور بخشنے والا ہے ○

نیکی اور بدی: حرام اور حلال: (5): VIRTUE AND VICE: HARAM AND HALAL:

What is "Haram and Halal" as per Quran? Are sins and Evils are Haram? What are kinds of sins and evils?

In Islamic theology, **Halal** means permissible or lawful, while **Haram** means forbidden or sacredly prohibited or unlawful as decreed by Allah in the Quran. These terms apply to food, behavior, dress, and daily actions.

Halāl (حلال): Halāl is what Allah has permitted or made lawful.

قرآن کی رو سے "حرام اور حلال" کیا ہے؟ کیا گناہ اور برائیاں حرام ہیں؟ گناہوں اور برائیوں کی اقسام کیا ہیں؟ اسلامی تعلیمات میں، حلال کا مطلب ہے جائز یا قانونی، جبکہ حرام کا مطلب ہے ممنوع یا اللہ کی طرف سے قرآن میں قرار دیا گیا ناجائز عمل۔ ان اصطلاحات کا اطلاق خوراک، رویے، لباس اور روزمرہ کے کاموں پر ہوتا ہے۔ حلال: حلال وہ ہے جس کی اللہ نے اجازت دی ہے یا جسے اس نے جائز قرار دیا ہے

Haram comes from a root word meaning "sacred" or "restricted" (which is why the holiest mosque in Mecca is called *Masjid al-Haram*). In the Quranic text, something is declared *Haram* when God places it completely off-limits to humans. لفظ 'حرام' ایک ایسے بنیادی لفظ سے ماخوذ ہے جس کے معنی "مقدس" یا "ممنوع" ہیں (یہی وجہ ہے کہ مکہ میں واقع مقدس ترین مسجد کو 'مسجد الحرام' کہا جاتا ہے)۔ قرآنی متن میں کسی چیز کو اس وقت 'حرام' قرار دیا جاتا ہے جب خدا اسے انسانوں کے لیے کلی طور پر ممنوع قرار دے دیتا ہے

Maeda-5:88. "And eat of what Allāh has provided for you [which is] **lawful and good**. And fear Allāh, in whom you are believers." — Saheeh International. [Similar verse-Baqra-2:172]

وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ فِيهِ مُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾
(88) believers in Him you (are) the One Allah And fear good lawful Allah has provided you of what And eat

Baqra-2:172. "O you who have believed, eat from the good [i.e., lawful] things which We have provided for you and be grateful to Allāh if it is [indeed] Him that you worship." — Saheeh International

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقَكُمُ وَأَشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ لَإِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿١٧٢﴾
(172) worship Him alone you if to Allah and be grateful We have provided (of) what (the) good from Eat believe[d] who O you

HARAM AND SIN: حرام اور گناہ

Haram refers to actions and items strictly forbidden by God, as engaging in them can lead to sin.

'حرام' سے مراد وہ کام اور اشیاء ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے سختی سے منع فرمایا ہے، کیونکہ ان کا ارتکاب گناہ کا باعث بن سکتا ہے

Anam-6:151. "Say, "Come, I will recite what your Lord has **prohibited** to you. [He commands] that you not associate anything with Him, and to parents, good treatment, and do not kill your children out of poverty; We will provide for you and them. And do not approach immoralities - what is apparent of them and what is concealed. And **do not kill the soul which Allāh has forbidden [to be killed] except by [legal] right. This has He instructed you that you may use reason.**" — Saheeh International

قُلْ مَعَاذَ اللَّهِ أَتْلُو رُبُّكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا تُشْكُوا فِيهِ شَيْئًا وَالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ ۖ إِنَّهُ كَانَ قَاتِلًا لِّنَفْسِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ يَمْلِكُ الْفَوْصَ وَلَا تَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطُنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ يَنْصَحُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١٥١﴾
your children kill and (do) not (be) good and with the parents anything with Him associate That (do) not to you your Lord has prohibited what I will recite Come Say which the soul kill And (do) not (is) concealed and what of them (is) apparent what [the] immoralities go near And (do) not and for them provide for you We poverty (out) of (151) use reason so that you may with it (He) has enjoined on you That by (legal) right except (by) Allah has (been) forbidden

In the Quran, **Haram (حرام)** and **Sin (ذنب / إثم)** are tightly linked but represent different aspects of divine accountability: **Haram** is the legal status of an object or action (what is forbidden), while **Sin** is the spiritual liability or demerit incurred by a person who chooses to commit that forbidden act.

Think of Haram as the cosmic or legal traffic law ("Do Not Enter") and Sin as the actual penalty point added to your driving record when you violate that law.

قرآن کریم میں 'حرام' اور 'گناہ' (ذنب/إثم) کا آپس میں گہرا تعلق ہے، مگر یہ الہی محاسبے کے مختلف پہلوؤں کی نمائندگی کرتے ہیں: 'حرام' کسی شے یا عمل کی قانونی حیثیت (یعنی ممنوع ہونے) کو ظاہر کرتا ہے، جبکہ 'گناہ' اس روحانی ذمہ داری یا برائی کا نام ہے جو اس ممنوعہ فعل کا ارتکاب کرنے والے شخص کے ذمے عائد ہوتی ہے۔

اسے یوں سمجھیں کہ 'حرام' ٹریفک کے اس قانون (مثلاً "داخلہ ممنوع ہے") کی مانند ہے جو کنٹینٹی یا قانونی سطح پر نافذ ہے، جبکہ 'گناہ' اس جرمانے یا سزا کے پوائنٹ کی طرح ہے جو اس قانون کی خلاف ورزی کرنے پر آپ کے ڈرائیونگ ریکارڈ میں درج ہو جاتا ہے۔

All sins and evils are strictly classified as **Haram (حرام)**. Engaging in forbidden acts or neglecting mandatory obligations constitutes a sin (*Dhanb* or *Ithm*), while evil actions (*Sayyi'at* or *Munkar*) represent the practical manifest of corruption and harm. تمام گناہوں اور برائیوں کو سختی کے ساتھ 'حرام' کے زمرے میں رکھا گیا ہے۔ ممنوعہ افعال کا ارتکاب یا لازمی فرائض سے غفلت برتنا گناہ (ذنب یا إثم) کہلاتا ہے، جبکہ برے اعمال (سینات یا منکر) فساد اور نقصان کا عملی اظہار ہیں۔

Baqra-2:173. "He has only forbidden you 'to eat' carrion, blood, swine,¹ and what is slaughtered in the name of any other than Allah. **But if someone is compelled by necessity- neither driven by desire nor exceeding immediate need- they will not be sinful.** Surely Allah is All-Forgiving, Most Merciful." — Mustafa Khattab

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِزْيِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنْ اضْطُرَّ بِغَيْرِ اللَّهِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٧٣﴾
(is) forced by necessity So whoever Allah to other than [with it] has been dedicated and what (of) swine and flesh and [the] blood the dead animals to you He has forbidden Only (173) Most Merciful (is) Oft-Forgiving Allah Indeed on him sin then no transgressor and not (being) disobedient without

تم پر صرف مردہ اور (بہا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جو اللہ کے سوا دوسروں کے نام پر مشہور کی جائے حرام ہے پھر جو مجبور ہو جائے اور وہ حد سے بڑھنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو اس پر (اٹکے کھانے میں) کوئی گناہ نہیں اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔ [۱۷۳]

The Prohibited is Allowed in Cases of Emergency: بنگامی حالات میں ممنوعہ چیز کی اجازت ہے

Then Allah permitted eating these things when needed for survival or when there are no permissible types of food available. Then Allah permitted eating these things when needed for survival or when there are no permissible types of food available. Allah said: But if one is forced by necessity without willful disobedience nor transgressing due limits (of need), meaning, without transgression or overstepping the limits (of need), ...then there is no sin on him, meaning, if one eats such items, for, Truly, Allah is Oft-Forgiving, Most Merciful.

FORBIDDEN THINGS: HARAM: ممنوعہ اشیاء: حرام

Araf-7:33. "Say, "My Lord has only **forbidden immoralities** - what is apparent of them and what is concealed - and **sin** and **oppression** without right, and that you **associate with Allah** that for which He has not sent down authority, and that you say about Allah that which you do not know." [Saheeh International.]. Footnote-1. Any unlawful deed.

[illegible]

Translation by Ibn Kathir:

کہدے کہ میرے پروردگار نے کل بے حیائیوں کو خواہ کھلی ہوں خواہ چھپی حرام کر دی ہیں اور گناہ کو اور حق کی سرکشی کو اور اللہ کے ساتھ اسے شریک ٹھہرانے کو

جس کی کوئی دلیل اللہ نے نہیں اتاری اور اللہ کا نام لے کر تمہارا وہ کہنا جو تم نہیں جانتے ○

۱۴۴۸ھ اور ۱۴۴۹ھ میں کیا فرق ہے: ☆ ☆ (ت: ۳۳) بخاری و مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں سورۃ النعام میں چھپی کھلی ہے حیاء کے متعلق پوری تعبیر گزر چکی ہے اور اللہ تعالیٰ نے برگناہ کو حرام کر دیا ہے اور ناسخ ظلم و تعدی، سرکشی اور غرور کو بھی اس نے حرام کیا ہے۔ پس ”انہم“ سے مراد وہ ہر وہ گناہ ہے جو انسان آپ کرے اور ”بغی“ سے مراد وہ گناہ ہے جس میں دوسرے کا نقصان کرے یا اس کی حق تلفی کرے۔ اسی طرح رب کی عبادت میں کسی کو شریک کرنا بھی حرام ہے اور ذات حق پر بہتان باندھنا مثلاً اس کی اولاد بتانا وغیرہ۔ خلاف واقعہ باتیں بھی جہالت کی باتیں ہیں۔ جیسے فرمان ہے۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ اَلرِّجْسُ اس کی منجاست سے بچنا۔

Explanation by Yusuf Ali: Note - 1016

The forbidden things are described in four categories: (1) what is shameful or unbecoming; the sort of things which have also legal and social sanctions, not of a local but of a universal kind; they may be called offences against society: (2) sins against self and trespasses or excesses of every sort; these are against truth and reason; here would come in indiscipline, failure in doing intangible duties not clearly defined by law; selfishness or self-aggrandizement, which may be condoned by custom and not punished by law, etc.- (3) erecting fetishes or false gods; this is treason against the true God; and (4) corrupting religion by debasing superstitions, etc.

گناہوں اور برائیوں کی درجہ بندی: Classification of Sins and Evils

Islamic scholars categorize sins and evil deeds based on their severity, impact, and the nature of forgiveness required.

Major Sins (Al-Kaba'ir)

These are severe transgressions that carry specific warnings of punishment in the afterlife, legal penalties (*Hudud*) in this world, or explicit curses from God. For example- Araf-7:33.

Nisa-4:48. “Indeed, Allah does not forgive associating others with Him in worship but forgives anything else of whoever He wills. And whoever associates others with Allah has indeed committed a grave sin.” [Khattab]

(48) tremendous as in he has fabricated then surely with Allah associates partners And whoever He wills for whom that other than

البتہ اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے جو اللہ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بڑا طوفان باندھا

Nisa-4:31. “If you avoid the great sins (kabair sins) which you are forbidden to do, We shall remit (absolve) from you your (small) sins, and admit you to a Noble Entrance (i.e. Paradise)”

(31) noble (to) an entrance and We will admit your evil deeds from you We will remove from [it] you are forbidden (of) what great (sins) you avoid If

○ اگر تم بیٹے رہو گے ان بڑے گناہوں سے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ دور کروں گے اور عزت و بزرگی کی جگہ داخل کریں گے ○

Minor Sins (Al-Sagha'ir)

These are lesser offenses that do not carry a specific legal penalty or explicit curse, but still chip away at a person's spiritual health.

- **Lesser Gazes:** Looking at forbidden things intentionally.

DISOBEDIENCE OF ALLAH AND RASOOL IS SIN: اللہ اور رسول کی نافرمانی گناہ ہے

The dictionary meaning of sin is: the offence of breaking, or the breaking of a religious or moral law.

اغت کی رو سے گناہ کا مطلب ہے: کسی مذہبی یا اخلاقی قانون کی خلاف ورزی یا اسے توڑنے کا فعل

PUNISHMENT OF SIN AND EVIL IN LIFE AND AFTER LIFE: سزا اور آخرت میں گناہ اور برائی کی سزا

PUNISHMENT FOR DISOBEDIENCE: نافرمانی کی سزا

Araf-7:179. "Many are the Jinns and men We have made for Hell: They have hearts wherewith they understand not eyes wherewith they see not and ears wherewith they hear not. They are like cattle nay more misguided: for they are heedless (of warning)." [Yusuf Ali]

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا
with them they see (but) not (are) eyes and for them with them they understand (but) not (are) hearts For them and men the jinn of many for Hell We have created And certainly

وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلَّ هُمْ أَصْدَلُ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿١٧٩﴾
they hear (but) not (are) ears and for them Those with them they are like cattle Those (are) more astray they nay (are) like cattle Those (are) the heedless (179)

order that they may (repent and) return. And who does more wrong than one to whom are recited the Signs of his Lord, and **who then turns away therefrom?** Verily from those who transgress (**wicked**)s **We shall exact (due) Retribution (punishment).**” — A. Yusuf Ali

وَلَنَذِيقَنَّهُمُ الْعَذَابَ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾

And surely, We will let them taste of the punishment the nearer before the greater the punishment so that they may return

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ ﴿٢٢﴾

And who (is) more unjust than (he) who is reminded than (he) who (of) his Lord, of (the) Verses then he turns away from them from the criminals (will) take retribution

بالمیقن ہم انہیں قریب کے چھوٹے سے بعض عذاب اس بڑے عذاب سے پہلے اس کے سوا بھی چکھائیں گے تاکہ وہ لوٹ آئیں ○ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اللہ کی آیتوں سے وعظ گما گیا۔ پھر بھی اس نے ان سے منہ پھیر لیا یقین مانو کہ ہم بھی گنہگاروں سے انتقام لینے والے ہیں ○

Jinn-72:23. "But [I have for you] only notification from Allāh, and His messages." And whoever disobeys Allāh and His Messenger - then indeed, for him is the fire of Hell; they will abide therein forever." — Saheeh International

(23) forever therein (they will) abide (of) Hell (is the) Fire for him then indeed and His Messenger Allah disobeys And whoever and His Messages Allah from (the) notification But

اب جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی نہ مانے گا اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا ○

GHAFIR/MOMIN-40:40. “Whoever does an **evil deed** will not be recompensed except **by the like thereof**; but whoever does righteousness, whether male or female, while he is a believer - those will enter Paradise, being given provision therein without account.” — Saheeh International.

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا (the) like thereof but he will be recompensed then not an evil does Whoever
 مَنْ عَمِلَ صَالِحًا ذَكَرَ أَوْ اُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِرِزْقٍ فِيهَا يَغْفِرُ حَسَابٌ (40) account without in it they will be given Paradise will enter

جس نے گناہ کیا ہے اسے تو برابر برابر کا بدلہ ہی ہے اور جس نے نیکی کی ہے خواہ وہ مرد ہو خواہ عورت اور ہو ایمان دار تو ہر لوگ وہ ہیں جو جنت میں جائیں گے اور وہاں بے شمار روزی جائیں گے ○

جنت اور جہنم: COMMAND (حُكْم) ON PARADISE AND HELL:

Baqra-2:81-82. "Yes, [on the contrary], whoever earns evil and his sin has encompassed him - those are the companions of the Fire; they will abide therein eternally. "But those who have faith and work righteousness they are Companions of the Garden therein shall they abide (for ever)." [For righteousness-Baqra-2:177, Imran-3:92.]

(81) خَلِدُونَ النَّارَ هُمْ فِيهَا أَصْحَابُ فَأُولَئِكَ خَطِيئَتُهُ وَأَحْطَتْ سَيِّئُهُ مَنْ كَسَبَ بَلَىٰ مِنْ
 (will) abide forever in it they (of) the Fire companions [so] those his sins with and surrounded him evil earned whoever Yes

(82) خَلِدُونَ هُمْ فِيهَا الْجَنَّةِ أَصْحَابُ أُولَئِكَ الصَّالِحِينَ وَعَمِلُوا ءَامَنُوا وَالَّذِينَ وَكَانُوا
 (will) abide forever in it they (of) Paradise companions those righteous deeds and did believed And those who

یقیناً جس نے بھی برے کام کئے اور اس کی نافرمانیوں نے اسے گھیر لیا وہ ہمیشہ کے لئے جہنمی ہے۔ [۸۱] اور جو لوگ ایمان لائیں اور نیک کام کریں

وہ جنتی ہیں جو جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ [۸۲] (Baqra-2:81-82)

(6): PSYCHOLOGY OF PERSONALITY TRAITS OF HUMAN BEING: انسانی شخصیت کی خصوصیات کا نفسیاتی مطالعہ

Personality traits are stable patterns of thinking, feeling, and behaving. They are grouped into positive traits that build healthy relationships and personal success, and negative traits that cause social strain or personal harm.

In psychology, personality traits are relatively stable patterns of thinking, feeling, and behaving that distinguish one person from another. For example, two people may face the same situation: one remains calm and sociable, while another becomes anxious and quiet. These consistent differences are called personality traits.

شخصیتی خصوصیات سوچنے، محسوس کرنے اور برتاؤ کرنے کے مستقل انداز ہیں۔ انہیں مثبت خصوصیات (جو صحت مند تعلقات اور ذاتی کامیابی کا باعث بنتی ہیں) اور منفی خصوصیات (جو سماجی تناؤ یا ذاتی نقصان کا سبب بنتی ہیں) میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ نفسیات میں، شخصیتی خصوصیات سوچنے، محسوس کرنے اور برتاؤ کرنے کے ایسے نسبتاً مستقل انداز ہیں جو ایک فرد کو دوسرے سے ممتاز کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، دو افراد کو ایک ہی صورت حال کا سامنا ہو سکتا ہے: ایک شخص پرسکون اور منسلک رہتا ہے، جبکہ دوسرا بے چین اور خاموش ہو جاتا ہے۔ انہی مستقل فرق کو شخصیتی خصوصیات کہا جاتا ہے۔

What is Personality?؟ شخصیت کیا ہے

Personality is the overall pattern of a person's: Thoughts, Emotions, Attitudes, Motivations, Habits, Behaviour , Relationships with others. شخصیت کسی فرد کے خیالات، جذبات، رویوں، محرکات، عادات، طرز عمل اور دوسروں کے ساتھ تعلقات کا مجموعی نمونہ ہے۔

A simple formula is:

Personality = relatively stable patterns of thinking + feeling + behaving.

However, personality is not completely fixed. It develops through the interaction of:

Biology + temperament + family + environment + culture + experiences + conscious self-development.

The dictionary meaning of trait is: A trait is a particular characteristic, quality, or tendency that someone or something has. Many of our personality traits are developed during those early months. Creativity is a human trait. Curiosity is one of her notable traits. Honesty is one of her defining traits. Patience is an important trait for teachers.

Thus, trait concerns a relatively stable tendency: a greedy person; an arrogant/proud person ; a habitual liar.

لفظ 'ٹریٹ' کے لغوی معنی یہ ہیں: یہ کسی فرد یا شے کی کوئی مخصوص خصوصیت، صفت یا رجحان ہے۔ ہماری شخصیت کی بہت سی خصوصیات زندگی کے ابتدائی مہینوں ہی میں پروان چڑھتی ہیں۔ تخلیقی صلاحیت ایک انسانی خوبی ہے۔ تجسس اس کی نمایاں خصوصیات میں سے ایک ہے۔ دیانت داری اس کی امتیازی خوبیوں میں شامل ہے۔ صبر اساتذہ کے لیے ایک اہم خوبی ہے۔ اس طرح، 'ٹریٹ' کا تعلق نسبتاً مستقل رجحان سے ہوتا ہے: جیسے کہ لالچی شخص، متکبر یا مغرور شخص، یا عادی جھوٹا

EMOTION: *The dictionary meaning of emotion is: a strong feeling such as love, anger, fear, etc.*

Emotion is a relatively short-term affective state, such as: anger, fear, sadness, joy, shame.

Positive emotions: Love, Gratitude, Hope, Pride, Excitement, Contentment, Compassion.

Negative emotions: Anxiety, Guilt, Shame, Jealousy, Loneliness, Frustration, Disappointment, fear, anger, Regret

PERSONALITY NEGATIVE TRAITS: شخصیت کی منفی خصوصیات

Greed, pride, and lying etc. can be described as traits, but there is an important distinction.

GREED: Greed can become a personality trait when a person consistently has an excessive desire for wealth, possessions, power, or more than they need.

PRIDE: Excessive/arrogant pride → a negative character trait, involving superiority or contempt for others. In Islamic terminology, kibr (arrogance) is particularly condemned.

LYING: Lying itself is primarily a behavior or action—deliberately saying something untrue.

But when a person habitually lies, it can become a character trait or enduring tendency, such as describing someone as "a habitual liar."

Greed, excessive pride, and habitual lying are negative human tendencies, psychology generally sees them as arising from multiple interacting causes, rather than from one single source.

Greed: Core process: عمل: بنیادی لالچ

Desire → "more is better" → repeated pursuit → excessive attachment → greed.

خواہش ← "زیادہ بہتر ہے" ← مسلسل جستجو ← حد سے زیادہ لگاؤ ← لالچ

Excessive pride / arrogance: Core process: عمل: تکبر / زیادہ فخر

Self-worth becomes dependent on superiority → comparison with others → "I am better" → arrogance.

ذاتی قدر کا انحصار برتری پر ہو جاتا ہے ← دوسروں سے موازنہ ← "میں بہتر ہوں" ← تکبر

Lying: Core process: عمل: جھوٹ بولنا: بنیادی

Situation → fear/desire → decision to deceive → immediate benefit → reinforcement → habitual lying

صورتحال ← خوف/خواہش ← دھوکہ دینے کا فیصلہ ← فوری فائدہ ← تقویت ← جھوٹ بولنے کی عادت

A deeper common factor:

Interestingly, these three can be connected through desire and self-control:

Desire → temptation → thought → choice → action → repetition → character tendency

For example:

Greed: "I want more."

Pride: "I am better than others."

Lying: "I will deceive to get what I want or avoid consequences."

مثال کے طور پر:

لالچ: "مجھے مزید چاہیے۔"

تکبر: "میں دوسروں سے بہتر ہوں۔"

جھوٹ: "میں اپنی مرضی کی چیز حاصل کرنے یا نتائج سے بچنے کے لیے دھوکا دوں گا۔"

Thus, greed and pride are more closely related to desires, emotions, and attitudes, while lying is primarily a behavior. All three can, through repetition, become relatively stable character traits.

The simplest distinction is: An emotion is something you experience; a trait is a relatively stable tendency in how you usually think, feel, or behave.

Virtues and vices as traits of character. Virtue should be understood as any positive sentiment that leads to the happiness of ourselves and others (the “good” qualities a person can possess so to speak). Likewise, “vice” is simply the absence of virtue, that which does not lead to happiness (that which we generally consider “bad” qualities).

کرداری اوصاف کے طور پر فضیلت اور برائی۔ فضیلت سے مراد کوئی بھی ایسا مثبت جذبہ یا وصف ہے جو ہماری اور دوسروں کی خوشی کا باعث بنے (یعنی وہ ’اچھے‘ اوصاف جو کسی انسان میں ہو سکتے ہیں)۔ اسی طرح، ’برائی‘ دراصل فضیلت کا فقدان ہے؛ یعنی وہ چیز جو خوشی کا باعث نہ بنے (وہ اوصاف جنہیں ہم عام طور پر ’برا‘ سمجھتے ہیں)

CORE VIRTUES AND VICICES: بنیادی فضائل اور رذائل

When the God granted faculties are in perfect balance, they produce virtues. When they are deficient or excessive, they turn into vices.

Core Virtues (Fada'il):

Virtues are positive traits that align the soul with its natural, pure state (*Fitrah*). They are broadly split into two categories:

Spiritual Virtues (Internal): (i). Taqwa (God-Consciousness): The ultimate virtue; remaining constantly aware of God in every action. (ii). Ikhlas (Sincerity): Doing good purely for God, without seeking praise or fame. (iii). Sabr (Patience/Perseverance/Resilience): Remaining calm, steadfast, and resilient during hardships. (iv). Shukr (Gratitude): Recognizing and appreciating blessings from God and kindness from people.

Social Virtues (External): (i). Adl (Justice): Giving everyone their due rights, even if it goes against your own interests. (ii). Ihsan (Excellence/Benevolence): Going above and beyond what is required to help others. (iii). Compassion. (iv). Hilm (Forbearance): Controlling anger and showing gentleness when provoked. (v). Sidq (Truthfulness): Absolute honesty in speech, intentions, and actions.

Core Vices (Radha'il):

Vices are spiritual diseases and negative traits that rust the heart, cloud the intellect, and lead the soul toward destruction (*Al-Nafs Al-Ammarah*).

Spiritual Vices (Internal): (i). Kibr (Pride/Arrogance): Thinking you are superior to others and rejecting the truth. (ii). Riyaa (Showing Off): Performing acts of worship or charity just to get praise from people. (iii). Greed. Hubb ad-Dunya (Love of the World): An obsession with wealth, status, and material life that causes a person to forget the afterlife.

Social Vices (External): (i). Lying. (ii) Deceit (iii). Zulm (Oppression/Injustice): Wronging others, taking their rights, or abusing power.

*Greed, pride, arrogance, lying, oppression, and showing off are classified as severe destructive sins of the heart and tongue in Islam. They are strictly **Haram** because they erode faith, destroy good deeds, and cause deep social harm. Pride (Kibr), which was the original sin committed by Iblis (Satan). Greed (Shuhh or Hirs) is explicitly recognized as the foremost destructive vice of human relationships and societies, acting as the root cause of oppression, theft, violence, and the breaking of family ties. In Islamic ethics and psychology, lying (Kidhb) and deceit (Ghibb or Khid'ah) are classified among the most dangerous spiritual diseases of the tongue and heart. While pride is the root of disbelief and greed destroys societies, lying is considered the primary indicator of hypocrisy (Nifaq) and a direct pathway to all other forms of wickedness. **These three vices are rampant in our society which lead to afflictions in life and Hell in after life.***

اسلام میں لالچ، تکبر، غرور، جھوٹ، ظلم اور ریاکاری کو دل اور زبان کے شدید تباہ کن گناہوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہ سخت حرام ہیں کیونکہ یہ ایمان کو کمزور کرتے ہیں، نیک اعمال کو ضائع کر دیتے ہیں اور گہرے سماجی نقصانات کا باعث بنتے ہیں تکبر (کبر) وہ بنیادی گناہ ہے جس کا ارتکاب ابلیس (شیطان) نے کیا تھا۔ لالچ (شح یا حرص) کو انسانی تعلقات اور معاشروں کے لیے سب سے زیادہ تباہ کن برائی تسلیم کیا جاتا ہے، جو ظلم، چوری، تشدد اور خاندانی تعلقات کے ٹوٹنے کی بنیادی وجہ بنتا ہے۔ اسلامی اخلاقیات اور نفسیات میں، جھوٹ (کذب) اور دھوکہ دہی (غیب یا خدعہ) کو زبان اور دل کی خطرناک ترین روحانی بیماریوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ جہاں تکبر کفر کی جڑ ہے اور لالچ معاشروں کو تباہ کرتا ہے، وہیں جھوٹ کو منافقت (نفاق) کی بنیادی علامت اور دیگر تمام اقسام کی برائیوں کی طرف لے جانے والا براہ راست راستہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ تینوں برائیاں ہمارے معاشرے میں عام ہیں اور یہ زندگی میں مصائب اور آخرت میں جہنم کا باعث بنتی ہیں۔

PRIDE AND ARROGANCE (Kibr): فخر اور تکبر

Arrogance is defined as rejecting the truth and looking down on others. It is considered the ultimate sin of the heart, as it was the original sin of Iblis (Satan) when he refused to bow to Adam.

Luqmaan-31:18. “And do not turn your cheek [in contempt] toward people¹ and do not walk through the earth exultantly (arrogantly, Kibr). Indeed, Allāh does not like everyone self-deluded (conceited) and boastful.”

— Saheeh International

وَلَا تُصَوِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَفْسَحْ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ (18) booster self-conceited every like (does) not Allah Indeed exultantly the earth in walk and (do) not from men your cheek turn And (do) not

لوگوں کے سامنے اپنے رخسار نہ بھلا اور زمین پر اتر کر اکر نہ چل کسی تکبر کرنے والے شخی خورے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا

Explanation: This means:

- considering oneself greater than others,
- refusing truth out of pride,
- self-glorification.

Nisa-4:36. ".....Indeed, Allāh does not like those who are self-deluding and boastful. — Saheeh International

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا
(36) (and) [a] boastful [a] proud is (the one) who love (does) not Allah Indeed

ہیچا اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں اور مٹی خود کو پسند نہیں فرماتا

Ghaffir/Momin -40:35. "...Thus does Allah seal over every heart [of anyone who is] arrogant and tyrannical.

كَذَلِكَ يَطْمَعُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ قَلْبٍ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ
(35) tyrant (of) an arrogant heart every over Allah sets a seal Allah sets a seal Thus

اللہ تعالیٰ اسی طرح ہر ایک مغرور و سرکش کے دل پر مہر کر دیتا ہے

Zumar-39:72. "[To them] it will be said, "Enter the gates of Hell to abide eternally therein, and wretched is the residence of the arrogant." — Saheeh International

قِيلَ ادْخُلُوا ابْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبَشِّرُوا الْمُنَكَّرِينَ
(72) (of) the arrogant (the) abide and wretched is therein (to) abide eternally (of) Hell (the) gates Enter It will be said

کہا جائے گا کہ اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ جہاں ہمیشگی ہے، یہیں سرکشوں کا ٹھکانا بہت ہی برا ہے

Lying is disbelief (kufr): جھوٹ بولنا کفر ہے

In the Quran, lying is condemned as a major sin that strips away true faith, leads to spiritual hypocrisy, and invites severe divine retribution.

Nahal-16:105. "It is those who believe not in the Signs of Allah, that forge falsehood: it is they who lie!" — A. Yusuf Ali

إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ
(105) (are) the liars they and those (of) Allah in the Verses believe (do) not those who the falsehood they invent Only

جھوٹ افتر اتو وہی باندھے ہیں جنہیں اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں ہوتا۔ یہی لوگ جھوٹے ہیں

Zariat: 51.10 :Cursed be the liars,

51.11: Who are in a gulf (of ignorance) neglectful;

51.12: They ask: When is the day of judgment?

51.13: (It is) the day on which they shall be tried at the fire.

فُقِيلَ الْخَرَّاصُونَ ۚ الَّذِينَ هُمْ فِي غَمْرَةٍ سَاهُونَ
of headlessness liars cursed be
يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الَّذِينَ يَوْمُ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ
(Zariat-51: 10-13) will be tried

بے سند باتیں ماننے والے غارت کر دیئے گئے جو غفلت میں ہیں اور بھولے ہوئے ہیں پوچھتے ہیں کہ یوم جزا کب ہو

گا؟ ہاں یہ وہ دن ہے کہ یہ آگ پر لائے سیدھے پڑیں گے

Showing Off (Riya):

Riya means performing acts of worship or charity to gain praise and validation from people rather than seeking the pleasure of Allah. The Prophet Muhammad termed it "minor Shirk" (associating partners with God) because it mixes human validation with divine devotion.

Ma'un -107:4-6. "So woe to those who pray, [but] who are heedless of their prayer - those who make show [of their deeds]."

GREED: لالچ

The dictionary meaning of greed is: a selfish and excessive desire for more of something (such as money) than is needed; a very strong wish to continuously get more of something, especially food or money;

Meaning of lust is: usually intense or unbridled sexual desire.

"He who is not contented with what he has, would not be contented with what he would like to have." — Socrates.

”جو شخص اس چیز پر قناعت نہیں کرتا جو اس کے پاس ہے، وہ اس چیز پر بھی قناعت نہیں کرے گا جسے وہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔“ — سقراط

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُكَ

And (do) not extend your eyes towards what We have given for enjoyment (of) the life (the) splendor of them pairs [with it] (of) the world that We may test them in it And (the) provision

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُكَ

And (do) not extend your eyes towards what We have given for enjoyment (of) the life (the) splendor of them pairs [with it] (of) the world that We may test them in it And (the) provision

اپنی نگاہیں ہرگز ان چیزوں کی طرف نہ دوڑانا جو ہم نے ان میں سے مختلف لوگوں کو آرائش و دنیا کی دے رکھی ہیں تاکہ انہیں اس میں آزمائیں۔ تیرے رب کا دیا ہوا بس بہت بہتر اور بہت باقی رہنے والا ہے

Baqarah 2:143. "And thus **We have made you a median [just] (in Arabic wasat, golden mean) community** that you will be witnesses over the people and the Messenger will be a witness over you." — Saheeh International

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ وَكَانَ أَرْسُولُ عَلَيْنَا شَهِيدًا

a witness on you the Messenger and will be the mankind over witnesses so that you will be (of the) middle way a community We made you And thus

ہم نے اسی طرح تمہیں عادل امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول (ﷺ) تم پر گواہ ہو جائیں جس قبلہ پر تم پہلے سے تھے

Explanation: Ar-Razi comments on this verse, saying: **The justly balanced (wasat) in reality is the furthest point between two extremes.** There is no doubt that the two poles of excess and extravagance are destructive, so to be **moderate in character** is to be furthest from them, **which is to be just and virtuous.**

وضاحت: امام رازی اس آیت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: درحقیقت 'وسط' (اعتدال) دو انتہاؤں کے درمیان کا وہ مقام ہے جو ان دونوں سے سب سے زیادہ فاصلے پر واقع ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ افراط اور اسراف (حد سے بڑھ جانے) کے دونوں سرے تباہ کن ہیں؛ لہذا کردار میں اعتدال اختیار کرنے کا مطلب ان دونوں انتہاؤں سے زیادہ سے زیادہ دوری اختیار کرنا ہے، اور یہی عدل و انصاف اور نیکی کا راستہ ہے

How to Restrain Greed: Contentment: لالچ پر قابو کیسے پایا جائے: قناعت

Araf-7:55. "Call on your Lord with humility and in private: for Allah loveth not those who trespass beyond bounds." — A. Yusuf Ali

ادْعُوا رَبَّكُمْ خَوْفًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ

(55) the transgressors love (does) not Indeed, He and privately humbly your Lord Call upon

اپنے رب کی عبادت کرو عاجزی سے اور چھپا کر بیشک وہ حد سے گزر جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

Remembering Allah Brings Inner Peace: Happiness Lies in Doing Good:

اللہ کا ذکر قلبی سکون کا باعث ہے: خوشی نیکی کرنے میں ہے

Qur'an Raad- 13:28-29. "Those who believe and whose hearts are filled with satisfaction in the remembrance of Allah; **for without doubt in the remembrance of Allah do hearts find satisfaction. For those who believe and work righteousness, is (every) blessedness, and a beautiful place of (final) return.**" A. Yusuf Ali.

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

(28) the hearts find satisfaction (of) Allah in the remembrance No doubt (of) Allah in the remembrance their hearts and find satisfaction believed Those who

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ

(29) place of return and a beautiful (is) for them blessedness righteous deeds and did believed Those who

جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں یاد رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسکین حاصل ہوتی ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیکیوں نے نیک کام بھی کئے ان کے لئے خوش حالی ہے اور بہتر نفع کا تارے

(8): WORLD SCHOLARS ON GREED, PRIDE, CORRUPTION AND OPPRESSION IN SOCIETY.

معاشرے میں لالچ، تکبر، بدعنوانی اور جبر کے بارے میں عالمی دانشوروں کی آراء۔

Why do human beings commit evils and atrocities? What world Psychologists and scholars say on this topic?

انسان برائیاں اور مظالم کیوں کرتے ہیں؟ اس موضوع پر ماہرین نفسیات اور محققین کا کیا کہنا ہے

ان موضوعات پر قرآن کیا حکم دیتا ہے؟

The question of why human beings commit evil and atrocities has been studied by psychologists, philosophers, sociologists, neuroscientists, and religious scholars for centuries. There is no single cause. Most scholars conclude that atrocities usually arise from a combination of human nature, social conditions, cognitive biases, and moral choices.

انسان برائی اور مظالم کا ارتکاب کیوں کرتے ہیں، اس سوال کا مطالعہ صدیوں سے ماہرین نفسیات، فلسفیوں، ماہرین عمرانیات، ماہرین اعصابی سائنس اور مذہبی علماء کرتے رہے ہیں۔ اس کی کوئی ایک وجہ نہیں ہے۔ بیشتر ماہرین اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مظالم کا ارتکاب عام طور پر انسانی فطرت، سماجی حالات، ذہنی رجحانات (ادراکی تعصبات) اور اخلاقی فیصلوں کے امتزاج کا نتیجہ ہوتا ہے

Below is a summary of the views of major world philosophers, psychologists and scholars.

ذیل میں دنیا کے ممتاز فلسفیوں، ماہرین نفسیات اور دانشوروں کے خیالات کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے

(i): Ancient Greek philosophy on the Meaning of Life: زندگی کے مفہوم پر قدیم یونانی فلسفہ

Plato (424-348 BC, age-80 years, a Greek philosopher), a pupil of Socrates (470 -399 BC, age-71 years, also Greek),

was one of the earliest, most influential philosophers. *In Platonism, the meaning of life is in attaining the highest form of knowledge, which is the Idea (Form) of the Good, from which all good and just things derive utility and value.*



Plato and Aristotle



Sigmund Freud



Albert Bandura



افلاطون (424 تا 348 قبل مسیح، عمر 80 سال) — جو ایک یونانی فلسفی اور سقراط (470 تا 399 قبل مسیح، عمر 71 سال، جو خود بھی یونانی تھے) کے شاگرد تھے — تاریخ کے اولین اور انتہائی بااثر فلسفیوں میں سے ایک ہیں۔ افلاطونی فلسفے کے مطابق، زندگی کا مقصد علم کی اعلیٰ ترین صورت کا حصول ہے، جسے 'خیر کا تصور' کہا جاتا ہے؛ اسی سے تمام اچھی اور منصفانہ چیزیں افادیت اور قدر و قیمت حاصل کرتی ہیں

Aristotelian ethics: Aristotle (384-322, age-62 years, also Greek), an apprentice of Plato, was another early and influential philosopher, who argued that ethical knowledge is not certain knowledge (such as metaphysics and epistemology), but is general knowledge. *Because it is not a theoretical discipline, a person had to study and practice in order to become "good"; thus, if the person were to become virtuous, he could not simply study what virtue is, he had to be virtuous, via virtuous activities.*

ارسطو اخلاقیات: ارسطو (384-322، عمر 62 سال، یونانی بھی)، افلاطون کا ایک اپرنٹس، ایک اور ابتدائی اور بااثر فلسفی تھا، جس نے دلیل دی کہ اخلاقی علم کوئی خاص علم نہیں ہے (جیسے مابعدالطبیعیات اور علمیات)، بلکہ عمومی علم ہے۔ کیونکہ یہ کوئی نظریاتی تسلیں نہیں ہے، ایک شخص کو "اچھا" بننے کے لیے مطالعہ اور مشق کرنا پڑتی ہے۔ اس طرح، اگر انسان نیک بننا تھا، تو وہ صرف اس بات کا مطالعہ نہیں کر سکتا تھا کہ نیکی کیا ہے، اسے نیک کاموں کے ذریعے نیک بننا ہوگا

(ii): Sigmund Freud (1856–1939): Aggression is Part of Human Nature:

The father of psychoanalysis Freud argued that humans are born driven by the *Id*. *The id is the part of our personality that focuses on satisfying basic needs and desires. Freud categorized the id's internal energies into two overarching drives:*

Eros – the life instinct (love, cooperation, creativity)

Thanatos – the death instinct (aggression, destruction). Aggression is a natural part of human personality.

Key idea: Human beings have both constructive and destructive tendencies. Civilization controls these destructive instincts through laws, morality, and knowledge. When these restraints weaken, violence increases.

آسٹریا کے ماہر اعصاب اور 'نفسیاتی تحلیل' کے بانی، فرائد کا کہنا تھا کہ انسانوں میں دو بنیادی جبلتیں پائی جاتی ہیں:

ایروس – جبلت حیات (محبت، تعاون، تخلیقی صلاحیت)

تھیناٹوس – جبلت موت (جارجیت، تخریب کاری)۔ جارجیت انسانی شخصیت کا ایک فطری حصہ ہے۔

کلیدی نکتہ: انسانوں میں تعمیراتی اور تخریبی، دونوں طرح کے رجحانات پائے جاتے ہیں۔ تہذیب قوانین، اخلاقیات اور علم کے ذریعے ان تخریبی جبلتوں کو قابو میں رکھتی ہے۔ جب یہ رکاوٹیں کمزور پڑ جاتی ہیں تو تشدد میں اضافہ ہوتا ہے

(iii): Carl Jung (1875–1961): The "Shadow":

Carl Jung, a Swiss psychiatrist, psychotherapist, and psychologist taught that every person has a "shadow", the hidden side of personality containing anger, greed, arrogance, pride, lying, deceit, hatred, envy, selfishness, and violent impulses.

When people refuse to recognize or control this shadow, it can dominate their behavior.

He wrote: "One does not become enlightened by imagining figures of light, but by making the darkness conscious."

Key idea: Evil grows when people ignore or deny their inner moral weaknesses.

کارل جنگ، ایک سوئس ماہر نفسیات نے سکھایا کہ ہر شخص کا ایک "سایہ" ہوتا ہے، شخصیت کا پوشیدہ پہلو جس میں غصہ، لالچ، تکبر، غرور، جھوٹ، فریب، نفرت، حسد، خود غرضی اور پرتشدد جذبات ہوتے ہیں۔

جب لوگ اس سائے کو پہچاننے یا اس پر قابو پانے سے انکار کرتے ہیں، تو یہ ان کے رویے پر غلبہ پا سکتا ہے۔

اس نے لکھا: "کوئی شخص روشنی کے اعداد و شمار کا تصور کرنے سے روشن خیال نہیں ہوتا ہے، بلکہ اندھیرے کو ہوش میں لانے سے۔" اہم خیال: برائی اس وقت بڑھتی ہے جب لوگ اپنی اندرونی اخلاقی کمزوریوں کو نظر انداز یا انکار کرتے ہیں

(iv): Erich Fromm (1900–1980): Destructive Character:

Erich Fromm, a German-American social psychologist distinguished between:

Healthy aggression (self-defense); Malignant aggression (cruelty for pleasure or domination)

He believed atrocities arise from: (i) Narcissism (too much interest in and admiration for your own physical appearance and/or your own abilities); (ii) Lust for power; (iii) Greed; (iv) Arrogance; (v) Pride. (vi) Alienation (the feeling that you have no connection with the people around you or that you are not part of a group: alienation from Depressed people); (vii) Loss of love and compassion

Key idea: Evil develops when human beings lose their humanity.

جرمن نژاد امریکی سماجی ماہر نفسیات ایرک فرام (Erich Fromm) نے درج ذیل کے درمیان فرق واضح کیا: صحت مندانہ جارحیت (یعنی اپنا دفاع)، مضر یا تباہ کن جارحیت (یعنی محض لطف اندوزی یا غلبہ حاصل کرنے کی خاطر کی جانے والی سفاکی)۔ ان کا ماننا تھا کہ سفاکانہ رویے یا مظالم کی جڑیں ان عوامل میں ہوتی ہیں: (i) نرگسیت (اپنی ظاہری شکل و صورت یا اپنی صلاحیتوں میں حد سے زیادہ دلچسپی اور ان پر فخر)؛ (ii) اقتدار کی ہوس؛ (iii) لالچ؛ (iv) تکبر؛ (v) غرور؛ (vi) بیگانگی یا تنہائی کا احساس (یہ محسوس کرنا کہ آپ کا اپنے اردگرد کے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں یا آپ کسی گروہ کا حصہ نہیں ہیں)؛ (vii) محبت اور ہمدردی کا فقدان۔ بنیادی نکتہ: برائی اس وقت جنم لیتی ہے جب انسان اپنی انسانیت کھو بیٹھتے ہیں۔

(vi) **Albert Bandura (1925–2021): Self-Efficacy: The Exercise of Control: Moral Disengagement:**

البرٹ بانڈورا (1925–2021): خود-کارکردگی: اختیار کا استعمال: اخلاقی لاتعلقی

Albert Bandura was born in Mundare, Alberta, Canada. Albert Bandura was a **legendary Canadian American psychologist** best known for developing social learning theory, the concept of self-efficacy, and conducting the famous Bobo doll experiment. He is recognized as one of the world's most influential psychologists as noted by **PubMed**. *Self-Efficacy: The Exercise of Control* is a psychology book written by **Albert Bandura** in 1997 on **self-efficacy**, i.e. a person's belief in their own competence. Self-efficacy is your belief in your own ability to succeed and complete specific tasks. The book has profoundly influenced psychology, education, health care, sports, business, and leadership.

البرٹ بانڈورا کینیڈا کے صوبے البرٹا کے شہر منڈارے میں پیدا ہوئے۔ وہ ایک ممتاز کینیڈین-امریکی ماہر نفسیات تھے جو خاص طور پر 'سوشل لرننگ تھیوری' (نظریہ سماجی اکتساب) اور 'سیلف ایفیکسی' (خود کارکردگی کے احساس) کے تصور کو متعارف کروانے اور مشہور (کے مطابق، انہیں دنیا کے بااثر ترین ماہرین نفسیات میں شمار PubMed زمانہ 'بوہو ڈول تجربہ' کرنے کے لیے جانے جاتے ہیں۔ 'پب میڈ') کیا جاتا ہے۔ 'سیلف ایفیکسی: دی ایکسرسائز آف کنٹرول' (نفسیات کے موضوع پر البرٹ بانڈورا کی لکھی ہوئی ایک کتاب ہے جو 'سیلف ایفیکسی' یعنی اپنی صلاحیت پر انسان کے یقین کے بارے میں ہے۔ 'سیلف ایفیکسی' سے مراد کامیابی حاصل کرنے اور مخصوص کاموں کو مکمل کرنے کی اپنی صلاحیت پر یقین رکھنا ہے۔ اس کتاب نے نفسیات، تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، کھیل، کاروبار اور قیادت کے شعبوں پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں

In the title of **Self-Efficacy: The Exercise of Control**, the phrase "The Exercise of Control" does not mean controlling other people. It means exercising control over one's own life, thoughts, emotions, motivation, and actions to achieve desired goals.

Here, **exercise** means to use, apply, or put into practice.

Control refers to a person's ability to: regulate thoughts, manage emotions and traits like pride and greed, guide behavior, make decisions, solve problems, persist toward goals, adapt to changing circumstances.

Thus, "The Exercise of Control" means the active use of one's personal capabilities to direct one's life and behavior.

کے عنوان میں، جملہ "کنٹرول کی مشق" کا مطلب دوسرے لوگوں کو کنٹرول کرنا نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے اپنی زندگی، خیالات، جذبات، محرکات، اور اعمال پر قابو پانے کے لیے مطلوبہ اہداف حاصل کرنے کے لیے۔

یہاں، ورزش کا مطلب استعمال کرنا، لاگو کرنا، یا عمل میں لانا ہے۔

کنٹرول سے مراد کسی شخص کی قابلیت ہے: خیالات کو منظم کرنا، جذبات اور خصائص کا نظم کرنا جیسے غرور اور لالچ، رویے کی رہنمائی کرنا، فیصلے کرنا، مسائل کو حل کرنا، اہداف کی طرف برفراز رہنا، بدلتے ہوئے حالات کے مطابق ڈھالنا۔

اس طرح، "کنٹرول کی مشق" کا مطلب ہے کسی کی زندگی اور طرز عمل کو ہدایت دینے کے لیے اپنی ذاتی صلاحیتوں کا فعال استعمال۔

Central Thesis: Bandura argues that:

"People's **beliefs** in their capabilities affect what they do, how much effort they put forth, how long they persevere in the face of obstacles, how resilient they are to adversity, and ultimately what they accomplish."

According to Bandura, it is not only actual ability that determines success, but also **the belief** that one can effectively use that ability.

مرکزی خیال: بانڈورا کا استدلال ہے کہ:

"اپنی صلاحیتوں کے بارے میں لوگوں کا یقین اس بات پر اثر انداز ہوتا ہے کہ وہ کیا کرتے ہیں، کتنی کوشش کرتے ہیں، رکاوٹوں کے باوجود کب تک ثابت قدم رہتے ہیں، مشکلات کا مقابلہ کرنے میں کتنے لچکدار (یا مضبوط) ہیں، اور بالآخر کیا کچھ حاصل کرتے ہیں۔"

بانڈورا کے مطابق، کامیابی کا انحصار صرف حقیقی صلاحیت پر ہی نہیں ہوتا، بلکہ اس یقین پر بھی ہوتا ہے کہ انسان اس صلاحیت کو مؤثر طریقے سے بروئے کار لا سکتا ہے

SELF-EFFICACY IN QURAN PERSPECTIVE: قرآنی تناظر میں خود-کار آمدی

The dictionary meaning of efficacy is: **the ability of something to produce the intended result**. Self-efficacy is your belief in your own ability to succeed and complete specific tasks.

Although Bandura's work is a psychological theory rather than a religious one, there are points of harmony with Qur'anic teachings about effort, perseverance, and responsibility.

For example: اگرچہ بندورا کا کام مذہبی کے بجائے ایک نفسیاتی نظریہ ہے، لیکن کوشش، استقامت اور ذمہ داری کے بارے میں قرآنی تعلیمات کے ساتھ ہم آہنگی کے نکات ہیں۔ مثال کے طور پر:

قرآن اور استقامت: Quran on Resilience

Resilience: Resilience has been defined by psychologists such as Ann Masten as the capacity to adapt successfully to adversity, challenges, and setbacks. As humans we encounter numerous obstacles and hardships throughout our lives, but our innate qualities of resilience enable us to endure and persevere.

ماہرین نفسیات، مثلاً این ماسٹن، نے 'لچک' کی تعریف مشکلات، چیلنجوں اور ناکامیوں سے کامیابی کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کی صلاحیت کے طور پر کی ہے۔ انسان ہونے کے ناطے ہمیں اپنی زندگی میں بے شمار رکاوٹوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لیکن لچک کی ہماری فطری خصوصیات ہمیں حالات کا مقابلہ کرنے اور ثابت قدم رہنے کے قابل بناتی ہیں

Imran-3:200. O you who have believed, **persevere¹ and endure² and remain stationed³ and fear Allāh that you may be successful.** — Saheeh International. [Footnote – 1. In your religion and in the face of your enemies. Footnote – 2. In patience, outlasting your enemies, and against your own evil inclinations. Footnote - 3 Posted at your positions against the enemy or in the mosques, awaiting prayers.]

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَصْبِرُوْا وَّاصْبِرُوْا وَّاصْبِرُوْا وَّاصْبِرُوْا وَّاصْبِرُوْا وَّاصْبِرُوْا وَّاصْبِرُوْا وَّاصْبِرُوْا وَّاصْبِرُوْا وَّاصْبِرُوْا
(200) (be) successful so that you may Allah and fear and [be] constant and [be] patient Be steadfast believe[d] who O you

اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو اور ایک دوسرے کو تھامے رکھو اور جہاد کے لئے تیار رہو تاکہ تم مراکو پہنچو۔ [۲۰۰]

Nazm-53:39-41. "That each person will only have what they endeavored (Strive for) towards, and that 'the outcome of' their endeavors (striving) will be seen 'in their record', then they will be fully rewarded." [Khattab]

وَاَنْ لِّسَ لِلْاِنْسٰنِ اِلَّا مَا سَعٰی (39) وَاَنْ سَعٰیہٗ سَوَفَ یُرٰی (40)
(40) be seen will soon his striving And that (39) he strives (for) what except for man is not And that
ثُمَّ یُجْزٰیہٗ (41) اَلْجَزَآءُ الْاَوْفٰی (42) اَلْمُنْہٰی (43)
(42) the final goal (is) your Lord to And that (41) the fullest the recompense he will be recompensed for it Then

Translation by Ibn Kathir:

اور یہ کہ ہر انسان کے لئے صرف وہی ہے جس کی کوشش خود اس نے کی اور یہ کہ بیشک اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی ○ پھر اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا ○

اخلاقی لاتعلقی: MORAL DISENGAGEMENT

One of his most important latest contributions was the theory of moral disengagement.

Moral disengagement is a cognitive process defined by Albert Bandura that allows people to bypass their internal ethical standards and commit harmful acts without feeling guilt. Key mechanisms include moral justification, displacement of responsibility, and dehumanization. [Book of Bandura, A. (2015). *Moral Disengagement: How People Do Harm and Live with Themselves*. New York, NY: Worth.]

ان کی حالیہ اہم ترین خدمات میں سے ایک 'اخلاقی لاتعلقی' () کا نظریہ ہے۔ اخلاقی لاتعلقی ایک ذہنی عمل ہے جس کی تعریف البرٹ بانڈورا نے کی ہے۔ یہ عمل لوگوں کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ اپنے اندرونی اخلاقی معیارات کو نظر انداز کر سکیں اور بغیر کسی احساس ندامت کے نقصان دہ افعال کا ارتکاب کر سکیں۔ اس کے کلیدی طریقہ کار میں اخلاقی جواز، ذمہ داری کی منتقلی (یا ذمہ داری کا بوجھ دوسروں پر ڈالنا)، اور 'غیر انسانی تصور' شامل ہیں

Bandura argued that people normally possess moral standards that guide their behavior. These standards produce feelings such as guilt or shame when we violate them. However, people can temporarily disengage these moral standards through psychological mechanisms that allow them to justify wrongdoing.

Bandura wrote:

"Moral disengagement enables people to behave inhumanely while preserving their self-image as decent individuals."

Thus, evil acts are often not committed because people have no conscience, but because they convince themselves that their actions are morally acceptable.

بندورا نے دلیل دی کہ لوگ عام طور پر اخلاقی معیارات کے مالک ہوتے ہیں جو ان کے طرز عمل کی رہنمائی کرتے ہیں۔ جب ہم ان کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو یہ معیارات جرم یا شرم جیسے احساسات پیدا کرتے ہیں۔ تاہم، لوگ نفسیاتی طریقہ کار کے ذریعے ان اخلاقی معیارات کو عارضی طور پر منقطع کر سکتے ہیں جو انہیں غلط کام کا جواز فراہم کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ بندورا نے لکھا:

"اخلاقی تنزلی لوگوں کو مہذب افراد کے طور پر اپنی خود کی شبیہ کو محفوظ رکھتے ہوئے غیر انسانی سلوک کرنے کے قابل بناتی ہے۔" اس طرح، برے کام اکثر اس لیے نہیں کیے جاتے کیونکہ لوگوں کا کوئی ضمیر نہیں ہوتا، بلکہ اس لیے کہ وہ اپنے آپ کو یہ باور کراتے ہیں کہ ان کے اعمال اخلاقی طور پر قابل قبول ہیں

اخلاقی لاتعلقی کے طریقہ کار: Mechanisms of Moral Disengagement

(i): Moral Justification: People portray harmful behavior as serving a noble or moral purpose.

Example:

Violence is justified "to defend religion."

Corruption is justified "for the welfare of my family." The person believes the end justifies the means.



اخلاقی جواز:

لوگ نقصان دہ رویے کو کسی نیک یا اخلاقی مقصد کے حصول کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

مثال:

"مذہب کے دفاع" کے لیے تشدد کو جائز قرار دینا۔

"اپنے خاندان کی فلاح و بہبود" کے لیے بدعنوانی کو جائز ٹھہرانا۔

ایسا شخص اس نظریے کا قائل ہوتا ہے کہ مقصد کا حصول ہی ذرائع کو جائز بنا دیتا ہے

(ii) Distortion or Minimization of Consequences: People ignore or minimize the harm they caused.

Examples:

"Nobody was really hurt."

"It's only a small lie."

By denying the consequences, guilt decrease

(iii) Dehumanization: Victims are viewed as less than fully human.

Examples:

Calling groups "animals," "vermin," or "parasites."

Treating opponents as objects rather than people.

This removes empathy and makes cruelty easier.

(iv) Displacement of Responsibility:

People claim they were merely following orders.

Examples:

Soldiers saying, "I only obeyed commands."

Employees saying, "My boss told me to do it."

Responsibility is shifted to authority.

Why is Moral Disengagement Dangerous?

Bandura believed that moral disengagement explains many forms of wrongdoing, including: Corruption; Corporate fraud; War crimes; Terrorism; Bullying; Domestic abuse; Genocide; Political oppression, pride, greed etc. It shows how ordinary people—not only those with malicious personalities—can participate in harmful acts under certain psychological conditions.

قرآنی تناظر میں اخلاقی لاتعلقی: MORAL DISENGAGEMENT IN QURAN PERSPECTIVE:

Moral disengagement is a psychological concept developed by Albert Bandura. It refers to the **mental processes by which people justify immoral behavior**, allowing themselves to commit wrongdoing without feeling guilt or self-condemnation. The Qur'an addresses the same phenomenon in moral and spiritual terms, describing how repeated **sin, pride, following one's desires (hawā), greed, commanding self (nafs al-ammārah)** can cloud moral judgment.

Relevant verses include:

’اخلاقی لاتعلقی‘ البرٹ بانڈورا کا پیش کردہ ایک نفسیاتی تصور ہے۔ اس سے مراد وہ ذہنی عمل ہے جن کے ذریعے لوگ غیر اخلاقی رویے کا جواز تراشتے ہیں، اور یوں بغیر کسی احساس ندامت یا خود احتسابی کے غلط کام کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں۔ قرآن کریم اسی کیفیت کا ذکر اخلاقی اور روحانی تناظر میں کرتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ کس طرح مسلسل گناہ، تکبر، خواہشاتِ نفس کی پیروی (ہوئی)، لالچ اور ’نفسِ امارہ‘ (برائی پر اکسانے والا نفس) انسان کی اخلاقی بصیرت کو دھندلا سکتے ہیں۔

اس سے متعلق آیات درج ذیل ہیں:

Control of desires (self-mastery): Do not follow your desires (Hawā):

خواہشات پر قابو (اپنی ذات پر اختیار): اپنی خواہشات کی پیروی نہ کریں

The Qur'an repeatedly teaches that controlling one's desires (hawā, shahawāt, nafs) is essential for spiritual success, moral integrity, and nearness to Allah. It does not ask believers to eliminate all desires, but to discipline and direct them according to

Allah's guidance. According to the Qur'an, unchecked desires lead to injustice, sin, and spiritual ruin, while controlling them leads to righteousness, wisdom, and Paradise.

The danger of making desires one's god: خواہشات کو اپنا معبود بنا لینے کا خطرہ

Jathiya-45:23. "Have you seen 'O Prophet' those **who have taken their own desires as their god?** And so Allah left them to stray knowingly, sealed their hearing and hearts, and placed a cover on their sight. Who then can guide them after Allah? Will you 'all' not then be mindful (then receive admonition)?" [Dr. Mustafa Khattab]

أَفَرَأَيْتَ	مَنْ	أَتَّخَذَ	إِلَهُهُ	هُوَ	وَأَضَلَّهُ	عَلَىٰ	عَلَىٰ	وَحَقَّنَ	عَلَىٰ	سَمْعَهُ	وَقَلْبَهُ	وَجَعَلَ	عَلَىٰ
Have you seen	(he) who	takes	(as) his god	his desire	astray	astray	astray	and Allah lets him go	and Allah lets him go	astray	astray	astray	astray
فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ
Then who	Then who	Then who	Then who	Then who	Then who	Then who	Then who	Then who	Then who	Then who	Then who	Then who	Then who
أَفَرَأَيْتَ	فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ	فَتَنْصَرِفُ
Have you seen	Then who	Then who	Then who	Then who	Then who	Then who	Then who	Then who	Then who	Then who	Then who	Then who	Then who

○ کیا تو نے اسے بھی دیکھا؟ جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور باوجود سمجھ بوجھ کے اللہ نے اسے گمراہ کر دیا ہے اور اس کے کان اور دل پر

مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھ پر بھی پردہ ڈال دیا ہے اب ایسے شخص کو اللہ کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے؟ کیا اب بھی تم نصیحت نہیں پکڑتے ○

Connection to Bandura:

- Bandura: people disengage from their moral standards.
- Qur'an: people replace Allah's guidance with their own desires.

Sad-38:26. "[We said], 'O David (Dawood), indeed We have made you a successor upon the earth, so judge between the people in truth and **do not follow [your own] desire, as it will lead you astray from the way of Allāh.**'" Indeed, those who go astray from the way of Allāh will have a severe punishment for having forgotten the Day of Account." — Saheeh International.

بَدَاؤُكَ	إِنَّا	جَعَلْنَاكَ	خَلِيفَةً	فِي	الْأَرْضِ	فَاحْكُ	بَيْنَ	الَّذِينَ	بَالِغِي	وَلَا	تَتَّبِعْ	الْهَوَىٰ	فَيُضِلَّكَ	عَنِ	سَبِيلِ
O Dawood	Indeed, We	[We] have made you	in a vicegerent	the earth	so judge	between	[the] men	in truth	and (do) not	follow	the desire	for it will lead you	the way	from	at
أَلَمْ	إِنَّ	الَّذِينَ	يُضِلُّونَ	عَنِ	سَبِيلِ	أَلَمْ	أَلَمْ	عَذَابٌ	شَدِيدٌ	يَمَّا	نَسُوا	يَوْمَ	الْحِسَابِ	(26)	(of) Allah
Indeed	of	those who	go astray	from	the way	of	Allah	the way	of	Allah	the way	of	Allah	the way	of

اے داؤد ہم نے تمہیں زمین کا خلیفہ بنا دیا تم لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کیا کرو اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں راہ الہی سے بھٹکا دے

گی یقیناً جو لوگ راہ الہی سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہیں اس لئے کہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا ہے ○

Lesson:

- Human beings have the capacity for both good and evil.
- Success lies in purifying the soul through self-control and obedience.

Fatir-35:8. "Then is one to whom the evil of his deed has been made attractive, so he considers it good [like one rightly guided]? For indeed, Allāh sends astray whom He wills and guides whom He wills. So do not let yourself perish over them in regret. Indeed, Allāh is Knowing of what they do." Saheeh International. [Similar verse- Enaam-6:108.]

أَفَرَأَيْتَ	رُبَّن	لَهُ	سُوءٌ	عَمِلَوهُ	فَرَأَاهُ	حَسَنًا	فَلَنْ	أَلَمْ	يُضِلْ	مَنْ	يَشَاءُ	وَيَهْدِي	مَنْ	يَشَاءُ	فَلَا
Then is (he) who	is made fair-seeming	to him	(the) evil	of his deed	so that he sees it	(as) good	For indeed	Allah	lets go astray	whom	He wills	whom	He wills	whom	He wills
نَذْهَبُ	نَفْسُكَ	عَلَيْهِمْ	حَسْرَتٌ	إِنَّ	أَلَمْ	عَلِيمٌ	يَمَا	يَصْنَعُونَ	(8)	they do	of what	(is) All-Knower	Allah	Indeed	(in) regrets
your soul	go out	for them	they do	of what	(is) All-Knower	Allah	Indeed	(in) regrets	for them	your soul	go out	for them	your soul	go out	for them

NUTSHELL: خلاصہ

The core mechanisms of human behavior, learning, and self-belief that Bandura formalized in the 20th century mirror psychological principles outlined in the Quran and Islamic traditions over 1,400 years ago.

From a Qur'anic perspective, **moral disengagement is fundamentally a spiritual and moral process.** The Qur'an explains that people drift into wrongdoing when they follow their desires, justify their actions, ignore accountability, and persist in sin until their hearts become hardened and moral perception is impaired. It also offers a comprehensive remedy: faith, God-consciousness (*taqwā*), purification of the soul, remembrance of Allah, repentance, doing good and adherence to divine guidance. In this way, the Qur'an addresses not only outward behavior but also the inner psychological processes that lead to moral failure.

بیسویں صدی میں بانڈورا نے انسانی رویے، سیکھنے کے عمل اور خود پر یقین کے جن بنیادی اصولوں کو باقاعدہ شکل دی، وہ ان نفسیاتی اصولوں کی عکاسی کرتے ہیں جنہیں قرآن اور اسلامی روایات میں 1400 سال سے بھی زیادہ عرصہ قبل بیان کیا گیا تھا۔ قرآنی نقطہ نظر سے، 'اخلاقی لاتعلقی' بنیادی طور پر ایک روحانی اور اخلاقی عمل ہے۔ قرآن وضاحت کرتا ہے کہ لوگ اس وقت برائی کی طرف مائل ہوتے ہیں جب وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں، اپنے اعمال کا جواز تراشتے ہیں، احتساب سے غفلت برتتے ہیں اور گناہ پر اڑے رہتے ہیں، یہاں تک کہ ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں اور ان کی اخلاقی بصیرت مسخ ہو جاتی ہے۔ قرآن اس کا ایک جامع علاج بھی پیش کرتا ہے: ایمان، خدا کا خوف و احساس (تقویٰ)، تزکیہ نفس، ذکر الہی، توبہ، نیک اعمال اور الہی رہنمائی کی پیروی۔ اس طرح، قرآن نہ صرف ظاہری رویے بلکہ ان اندرونی نفسیاتی عوامل کا بھی احاطہ کرتا ہے جو اخلاقی زوال کا باعث بنتے ہیں

(9): QURANIC SOLUTION OF PERPLEXING PROBLEMS: پیچیدہ مسائل کا قرآنی حل

Momin-40:51. "Indeed, We will support Our messengers and those **who believe** during the life of this world and on the Day when the witnesses will stand." [Sahih International] [See definition of Momin in above section]

إِنَّا لَنَنْصُرَنَّ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ ءَامَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الشَّاهِدُ
(51) the witnesses (when) will stand and (on the) Day (of) the world the life in believe and those who Our Messengers We will surely help Indeed We

یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی مدد زندگی دنیا میں بھی کریں گے اور اس دن بھی جب گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے

Furqan-25:70. "As for those **who repent, believe, and do good deeds**, they are the ones whose evil deeds Allah will change into good deeds. For Allah is All-Forgiving, Most Merciful. And whoever repents and does good has truly turned to Allah properly." — Dr. Mustafa Khattab

إِلَّا مَنْ تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا سَابِقًا فَلْيَأْتِكُمْ بِزُلَّةٍ يَزِيلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَيُكَفِّرُ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ
(70) Most Merciful Oft-Forgiving Allah And is (with) good ones their evil deeds Allah will replace Allah will replace then (for) those righteous deeds righteous deeds and does and believes repents (he) who Except
وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلْيَأْتِكُمْ بِزُلَّةٍ يَزِيلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَيُكَفِّرُ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ
(71) (with) repentance Allah to turns then indeed he righteous (deeds) and does repents And whoever

سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے اور جو شخص توبہ کر لے اور نیک عمل کرے وہ تو حقیقتاً اللہ کی طرف سچا رجوع کرتا ہے

Naziat-79:40-41. "And as for those who were in **awe (fear, taqwa)** of standing ("the standing [for account] before his Lord.") before their Lord and **restrained themselves from 'evil' desires, Paradise will certainly be 'their' home.**" — Dr. Mustafa Khattab.

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ فَعَلَىٰ الْإِثْمِ وَالْكَافِرِ
(41) the refuge it (is) Paradise Then indeed (40) the vain desires from his soul and restrained (before) his Lord standing feared (him) who But as for

ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہش سے روکا ہوگا اس کی نعمت جنت ہے

INTENTION + FAITH + FEAR OF ALLAH + RIGHTEOUSNESS → PLEASURE OF ALLAH (PARADISE)
اللہ کی رضا (جنت) → نیت + ایمان + اللہ کا خوف + نیکی



First, cultivate truth, justice, and courage in your soul;
Only then will the world entrust to you the mantle of leadership

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا



TO BE CONTINUED TO: 17 - STATUS OF MANKIND IN LIFE AND AFTER LIFE

Compiled by:

Md Shoaib Khan

M.Sc(Math). Rtd. IPS.

Mail: Shoaib_khan567@yahoo.com

Free Website: www.reasoningmath.com

www.Elmdeen.com